ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ

[illegible]

تحفۃ الموحدین

من تصانیف امام العلماء قدوۃ الفضلاء اوحد محدثین عرب و عجم قطب سماء الشرف والکرم ہادی الخلق الی سواء السبیل مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مونشگاف سرائر طریقت بیضاء مورد حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء۔ سرمست بادۂ عرفان رموزدان اسرار فرقان۔ مدرس ملاء ملکوتیہ۔ موئید فرقہ ناسوتیہ۔ موثق امور جبروتیہ مدقق دقائق لاہوتیہ۔ قطب الاقطاب وقدوۃ الاوتاد۔ ذوالتصانیف والارشاد محقق الحق ومبطل اباطیل المذاہب مولینا وامامنا حضرت مولوی حافظ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ

جسکو فاضل متین عالم عدیم السہیم جناب مولانا مولوی حافظ محمد رحیم بخش صاحب نے اردو سلیس زبان میں ترجمہ کیا اور

اکمل المطابع دہلی میں چھپا

جواہر الایقان فی حفظ الایمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید بزبان اردو جسمیں غیر مقلدین کے تمامی عقائد و مقاصد ظاہر کرکے نہایت عمدگی کے ساتھ جوابات لکھے ہیں اور کسی قدر حال عبد الوہاب نجدی کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل فاتحہ سوم و چہلم و زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و بوسہ و مولود شریف و بحث شفاعت و قیام و ندائے غیر خدا و نذر و نیاز و بیان معنی شرک و بدعت وغیرہ میں گفتگو ہی۔ اسکو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علمائے سابقہ سے جنکے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہی۔ اس کتاب کی پوری تعریف مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ ثابت کر رہی ہے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھینگے تو انصاف سے کہدینگے کہ آجتک ایسی حاوی اور مفصل مع دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی۔ غرضکہ ایسی نادر و لاجواب کتاب کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہی چھپکر تیار ہوگئی ہی بلکہ بہت کم جلدیں باقی ہیں ناظرین درخواستیں بھیجکر طلب فرمائیں قیمت مع محصول ڈاک ۱۴ ار فیس منی آڈر ۱/۲ ہے

کشت زار

یہ کتاب جسکو فن طب میں بےمثل اور لاجواب کہنا کسیطرح مبالغہ نہیں ہوسکتا ہمارے مطبع میں چھپی ہوئی ہے۔ آپنے اس فن کی چھوٹی بڑی عربی فارسی بہت کتابیں دیکھی ہونگی مگر جس کتاب کی بابت ہم آپ کی سمع خراشی کر رہے ہیں یہ اپنے فن میں ایک انوکھی اور نرالی ہی کتاب ہی ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کرکے آپکا عزیز وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے مگر مختصراً اتنا کہے بغیرہ بھی نہیں سکتے کہ یہ کتاب جناب زبدۃ الحکما حکیم محمد وارث علیخان صاحب مرحوم کی تصنیف سے ہی فاضل مصنف نے طب کی جملہ دشوار گزار گھاٹیوں کو مشقت کی خس و خاشاک سے پاک و صاف کرکے دماغ سے لیکر پاؤں تک کی تمام امراض نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اسکے معزز اور نامور خاندان [illegible] سب سے بڑی خوبی یہ ہی کہ اکثر امراض کا علاج جڑی بوٹیوں سے زیادہ بتایا گیا ہی۔ اگر آدمی کو طب کیطرف [illegible] علم طب سے کچھ نفع اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور خریدیے اور گھر بیٹھے بےکھٹکے علاج کیجئے۔ باوجود [illegible] بہت کم یعنی ۱/ محصول ڈاک بذریعہ ویلیو پی ایبل ۳۲ ر تفسیر حقانی

یہ تفسیر سات جلدوں میں [illegible] قدر مہ کتے ہیں عہ آور باقی ہر ایک جلد کی قیمت ۱۲ ساتویں جلد زیر طبع ہی ۶ جلد کے خریدار کو عہ [illegible] جائینگے ۔

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوز بانها کہ شکر ہادی مطلق بجا آریم و کجا دستی کہ تحریر ثنائیش ہمت گماریم کہ ما را از طلاطم امواج شرک بر کنارۂ توحید بر آوردہ با آنکہ یک جہان غرقہ بطوفان اوست و یک عالم سرگشتہ بیابان او و درود نامعدود بحضور سرور کائنات کہ بغیر از اتباعش برای نجات بنی آدم طریقۂ دیگر نیست و بر آل و اصحابش کہ اتباعش عین پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد ولی اللہ دہلوی فصلی چند بدفع شرک و اقسامش میگوید و التماسش از واحد حقیقی میجوید **فصل اول** در دفع اقوال آنانکہ از کلام اللہ و کلام رسول اللہ بحیلہا اعراض میکنند و دعوی مسلمانی مینمایند بیانش آنکہ بعضی میگویند کہ کلام اللہ و حدیث را آنکس فہمد کہ علوم بسیار و کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری زبانیں کہاں ہیں کہ ہادی مطلق کا شکریہ بجا لائیں اور ہاتھ کہاں کہ اوسکی تعریف لکھنے میں ہمت مقرر کریں وہ ہم کو شرک کی موجوں کی طلاطم سے توحید کے کنارہ پر لایا باوجودیکہ ایک جہان اوسکی طوفان میں ڈوبا ہوا اور ایک عالم اوسکے بیابان میں حیران و پریشان ہے اور بیشمار درود اوس حضور مخلوق کے سردار پر جسکی پیروی فرمانبرداری کے بنی آدم کی نجات کو واسطے اور کوئی راہ نہیں اور اسکی آل و اصحاب پر جنکی طاعت عین اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے حمد و صلوٰۃ کے بعد ولی اللہ دہلوی چند فصلیں شرک اور اسکے اقسام کی دفع میں بیان کرتا اور اوسکا اتمام واحد حقیقی سے ڈھونڈتا ہے **پہلی فصل** اون لوگوں کے اقوال کی دفع میں جو کسی کیسی حیلہ سے کتاب اللہ اور حدیث رسول خدا سے انکار کرتے اور منہ پھیرتے ہیں پھر اپنے مسلمانی کا دعوی بھی کرتے ہیں

بیشمار خوانده باشد و علامهٔ زمان بود بجواب
آنها خدا تعالی مے فرماید هُوَالَّذِی بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
اوست آنکه برانگیخت درمیان ناخواندگان
رسول از همانا خواندگان که میخواند بر همان
ناخواندگان آیات خدا و پاک میکند ایشان
را و آموزد ایشان را کتاب و تدبیرش
یعنے رسول الله هم ناخوانده بود و اصحاب
کرامش نیز ناخوانده چون رسول الله صلی الله
علیه و آله وسلم بر اصحاب آیات الٰهی خوانده
اصحاب آنرا شنیده از شرو فساد پاک
شدند اگر ناخوانده قرآن و حدیث را نمی فهمد
و استعدادش نمیدارد صحابه چگونه از
معایب پاک شدند وای بران قومے
که دعوهٔ صدره فهمی و قاموس دانی میکنند
و در فهم قرآن و حدیث خود را نادان
محض مینمایند و بعضے میگویند که ما یان
متاخرین هستیم برکت زبان رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم کجا یابیم و سلامت
قلب صحابه از کجا آریم که معنی قرآن و
حدیث را دریابیم بجواب آنها حق تعالی میفرماید

اوسکی تفصیل یہہ ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ قرآن
مجید اور حدیث کو وہی شخص سمجھہ سکتا ہی جو بہت سے علم
اور بیشمار کتابین پڑھا ہوا ہو اور اپنے زمانہ کا علامہ ہو
اونکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہی هُوَالَّذِی بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ خدا تعالی وہی
جسنے ان پڑھون مین پیغمبر بھیجا انہی ان پڑھون مین سے
پڑھتا ہی وہ پیغمبر اون ان پڑھون پر خدا کی آیتین اور
اونکو گناہ کی میل سے پاک کرتا اور کتاب اور اوسکی
تدبیر سکھاتا ہی یعنی رسول خدا صلعم بھی ان پڑھ اور
آپکے اصحاب بزرگوار بھی ان . . . . . . پڑھے تھے
مگر جب رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے اپنے صحابہ کے
سامنے قرآن کی آیتین پڑھین تو وہ اون کو سنکر ہر قسم
کی برائی اور بگاڑ سے پاک صاف ہو گئے پس اگر ناخواندہ
آدمی قرآن و حدیث سمجھ نہین سکتا اور اوسکی سمجھہ کی
استعداد نہین رکھتا تو صحابہ برائی اور عیبون سے
کیونکر پاک صاف ہو گئے اوس قوم پر سخت افسوس ہے
جو صدرہ سمجھنے اور قاموس جاننے کا تو دعوی
کرتے ہین مگر قرآن و حدیث کے سمجھنے مین اپنے
آپکو محض نادان ظاہر کرتے ہین اور بعضے یون کہتے ہین
کہ ہم پچھلے لوگ ہین رسول خدا صلعم کے زمانہ کی برکت اور
صحابہ رضوان الله علیہم کے دل کی سلامت کہان سے لائین

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
وہمین ہست حال پسینیان ناخواندگان را
وقتیکہ لاحق شوند باصحاب اوست غالب
باحکمت یعنی متاخران خوانده باشند
یا ناخوانده وقتیکہ مسلمان شوند وقصد
پیروی اصحاب نمایند وقرآن وحدیث
را بشنوند برائے پاک گردیدن آنہا
ہمین قرآن وحدیث کفایت میکند ونیز
میفرماید لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ
مُّدَّکِرٍ و ہر آئینہ آسان کردیم ما قرآن را
برائے پند گرفتن پس آیا ہیچ پند گیرنده ہست
این چگونہ آسانی ہست کہ کافیہ خوانان
وشافیہ دانان در فہم معانیش اظہار عجز
مینمایند وبدویان عرب بہره ور میشوند
وعلاوه ازینجا بجائے میفرماید اَفَلَا
یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا پس فکر نمیکنند
قرآن را اگر آسان نیست پس در آن
چگونہ تامل کرده آید اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا
آیا بر دلہا قفل آن دلہا ہست یعنی باوجود یکہ
بر دل قفل ندارند چہ گمراہی ہست کہ بتامل
آن ہمت نمی گمارند ونیز احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخنان
روزمره وسہل وقریب از فہم بودند کہ

جو قرآن وحدیث کے معنے بخوبی سمجھہ سکین اونکے
جواب مین حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا
بِہِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یعنی یہی پچھلے ان پڑھون
کا حال ہے جبکہ وہ اپنے یارون سے ملین اور وہ غالب حکمت
والا ہے یعنی پچھلے لوگ خواہ پڑھے ہوے ہون یا ان پڑھ
مگر جبکہ وہ مسلمان ہون اور اصحاب کے طریقہ کی پیروی
کا اراده کرین قرآن وحدیث کو سنین تو اونکے دلوں
بھی پاک کرنے کے لئے یہی قرآن وحدیث کافی
ہوسکتی ہین اور بھی فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ البتہ ہم نے قرآن کو نصیحت
کے واسطے آسان کردیا پس کیا کوئی نصیحت لینے
والا ہے یہہ کیون کر آسانی ہوسکتی ہے کہ کافیہ پڑھنے
والے اور شافیہ جاننے والے تو اسکے معنی سمجھنے سے عجز
ظاہر کرتے اور عرب کے جنگلی لوگ اسکی حقیقت سے
بہره ور ہوتے ہین اسکے علاوه ایک جگہ یون فرماتا
اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کہ قرآن مین کیون
نہین فکر کرتے پس اگر قرآن مجید آسان نہو تو اوسمین
فکر کیونکر کیا جائے اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا یا
اونکے دلون پر قفل لگے ہوئے ہین یعنے باوجودیکہ
دلون پر قفل نہیں لگے ہوے ہین پھر بھی کیسی
گمراہی ہے کہ قرآن کے فکر مین زور نہین لگاتے
اسیطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین روزمره
کی بول چال اور آسان قریب الفہم باتین ہین کہ

هر اعرابی آنرا شنیده بکار دینی و دنیوی
بران عمل نمود سوای قال یقول احادیث را
چیزی مشکل نیست که مردمان آنرا
گران میدانند و بسوی آن التفات
نمیکنند خصوصاً باین زمانه که موضوع و ناموضوع ممتاز
گشت و قوی از ضعیف جدا شده و علی
حسب مدارج در کتب مدون گشت و
برای هر مطلبی علیحده علیحده باب و فصل مقرر نموده
شده و تحقیق اینست که عجمی را دانستن ترجمه اول
ضرورست بعده اگر بر تمام لطائف و نکاتش
اطلاع نمیتوان یافت از ادراک اوامر و نواهی
هم نمیتوان گذشت و اینقدر برای نجات در
آخرت کفایت میکند و بس **فصل دوم** در
بیان حقیقت کرامت باید دانست که کرامت
اولیا حق است و منکر آن از ایمان حلاوتی ندارد
خرق عادتیکه از انبیا ظاهر شود آنرا در عرف
شرع معجزه میخوانند و اگر از دیگر بزرگان پدید
آید کرامتش مینامند و منشا هر دو یکی است
یعنی قرب بارگاه الهی اما ظهور معجزه و کرامت
باختیار بزرگان نیست بلکه باختیار و قدرت
خدای عز و جل است و بزرگان بذات خود قوت
کردن آن نمیدارند و اگر قوتش بذات بزرگان
باشد آنرا کرامت نبگویند مثالش آنکه اگر [illegible]

کہ جس عجمی نے اونہیں سنا دینی اور دنیوی کام
مین اونپر عمل کیا قال یقول کو علاوہ حدیث مین اور
کوئی چیز بھی زیادہ مشکل نہین جسکو یہ آدمی مشکل اور
گران جان کر توجہ نہین کرتے خاصکر
اس زمانہ مین تو علم حدیث بہت ہی آسان ہو گیا
ہی کہ موضوع حدیث ناموضوع سے ممتاز اور قوی
ضعیف سے جدا ہو گئی اور مراتب کے موافق کتابون مین
جمع کر دی گئی اور ہر مطلب کے واسطے جدا جدا باب اور
فصلین مقرر کی گئی ہین تحقیق مقام یہ ہی کہ غیر عربی
شخص کو اول ترجمہ کا جاننا ضروری بات ہے پھر اگر
اوسکی تمام لطائف و نکات پر اطلاع پا سکے تو اوسکے
احکام منہیات کو دریافت کرنے سے بھی گذر گی اور
اسقدر عالم آخرت مین نجات کے لئے کفایت کرتا ہی اور بس

دوسری فصل کرامت کی حقیقت کے بیان مین
جاننا چاہیے کہ اولیا کی کرامت برحق ہی اور اوسکا منکر
ایمانی حلاوت سے محروم ہے جو بات خلاف عادت پیغمبرون سے ظاہر
ہوتی ہی اوسی شرع کی عرف مین معجزہ کہتے ہین اور پیغمبر کے
علاوہ جو اور بزرگون سے صادر ہوتی ہے اوسکا نام کرامت رکھتے
ہین مگر منشا دونونکا ایک ہی ہے یعنی جناب الٰہی کا قرب لیکن
واضح رہے کہ معجزہ اور کرامت کا ظہور بزرگون کے اختیار مین
نہین ہے بلکہ خدا تعالی کے اختیار و قدرت مین ہے
بزرگ لوگ اپنی ذات مین اوسکی قوت ہرگز نہین رکھتے
کیونکہ اگر بزرگونکی ذات مین اوسکی قوت ہوگی تو اوسکو کرامت [illegible]

قوی وزورآور سنگ گران بار وثقیل برداشتن برکرامتش دلیل نمیدارند بسبب اینکه قوت نقد بار برداری بذات او موجود هست اگر همان سنگ را طفلے ضعیف و نحیف که قوت تحمل بار گران نداشت بردارد بر کرامتش دلیل هست بسبب اینکه آن شخص ضعیف بذات خود طاقت برداشتن نمیداشت اما وقتیکه دست بسنگ برده قصد برداشتن کرد خدائے عزوجل قوت خود را متوجه حال آن بنده ضعیف کرد و سنگ از قدرت الهی از جا برداشته شد از همین سبب معلوم شد که آن بنده یکے از مقبولان بارگاه خداست که او تعالی قوت خود را متوجه بحال آن بنده میکند و بکارها اعانت و جانبداری او میفرماید پس هر کار عجیبے از دستش برآید محل تعجب نیست که قوت حق شریک حال وارد و اگر انجام کاری از کارها آسان هم صورت نه بندد جائے شکایت نه که عجز بشری در پیش افتاده مولانا در مثنوی میفرماید بیت اولیا را هست قوت از اله * تیر جسته باز گرداند ز ره * نفرموده که اولیا بذات خود قدرت دارند بلکه آنها را قدرتے هست از خدا تعالی یعنی قدرت الهی شریک حال و مددگار خود دارند بسبب اینکه خداوند

نہیں کہ اسکی مثال یون سمجھنی چاہئے کہ جیسے کوئی قوی اور زور آور پہلوان کسی بھاری اور بوجھل پتھر کو اوٹھا لیگا تو یہ اوسکی کرامت پر دلیل نہوگی کیونکہ اسقدر بوجھا اوٹھانے کی قدرت اسکی ذات مین موجود ہے البتہ اگر وہی پتھر کو ایک ضعیف اور کمزور بچہ جو اس بھاری بوجھ کی برداشت نہین رکھتا اوٹھا لے تو یہ اوسکی کرامت کی واضح دلیل ہے کیونکہ یہ ضعیف شخص ہرچند کہ اپنی ذات مین اوسکی اوٹھانے کی طاقت نرکھتا تھا مگر جب پتھر کو اوسنے ہاتھ لگایا اور اوسکے اوٹھانیکا ارادہ کیا تو خدا تعالی نے اپنی قوت کو اس ضعیف بندہ کے حال کی طرف متوجہ کیا اور قدرت الٰہی سے وہ پتھر جگہ سے اوٹھایا گیا اسیوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بندہ خدا کی جناب مین نہایت مقبول ہے کہ وہ علام الغیوب اپنی قدرت اوس بندہ کیجانب متوجہ کرتا اور تمام کامون مین اوسکی مدد اور جانبداری فرماتا ہے پس ایسے شخص سے عجیب عجیب کام صادر ہوتے ہین وہ جائے تعجب نہین ہے کیونکہ خدا کی قدرت اپنی شریک حال رکھتا ہے اگر آسان آسان سہل کامون مین بھی کوئی کام حاصل نہو تو شکایت کی جگہ نہین ہے کہ عجز بشری موجود ہے مولانا روم مثنوی مین فرماتے ہین بیت اولیا راہست قوت از اله * تیر جستہ بازگرداند ز راه * یعنے اولیا کو خدا کیطرف سے وہ طاقت ہے کہ اونکی تیر کو ستہ سے پھیر دیتے ہین یعنی نہین فرمایا کہ اولیا بذات خود قدرت رکھتے ہین بلکہ انہین خدا کی طرف قوت ہے یعنے یہ لوگ خدا کی قدرت اپنی مددگار اور شریک حال رکھتے ہین بسبب کہ خدا تعالی

عالم از انها کمال روشنی و خورسند است
لاجرم محبت بزرگان بدل سعادت منزل
خود باید داشت و تعظیمات ایشان بجای باید
آورد بر وجه شرع و نام آنها جز به نیکی یاد
نباید کرد و اگر شرف ملاقات بدست آید شرط
خدمت بجان و دل بجا می باید آورد و هدیه و تحفه
دریغ نباید داشت و اگر در کتب ایشان سخنی
رفته باشد که با قرآن و حدیث موافقت نکند
دفعةً مهرهٔ اعتقاد از بساط بزرگی ایشان نباید
چید مصرع خطای بزرگان گرفتن خطا است
بلکه کلام شان را تاویل کرده موافق از قرآن
و حدیث باید کرد یا محمول بر کلمات سکر و افراط
محبت حق نماید اگر کلام اصحاب طریقت است
و مبنی بر خطا فی الاجتهاد گشته اگر گفتهٔ ارباب
شریعت است چرا که در اجتهاد خطا از همه کس
میشود چون که معصوم سوای انبیا دیگری نیست
و زنهار زنهار چنان نکنند که قرآن و حدیث
تاویل کرده از کلام بزرگان موافق نمایند
اینچنین حرکات مسلمان را از ایمان بیرون
می کشد و مقصود اصلی اتباع قرآن و حدیث است

فصل سوم در بیان اشراک فی العقیده
و آن اینست که صفات پروردگار در پیران
و پیغمبران یا جن و پری یا ملائکه یا دیگر مخلوقات

انسی نہایت روشنی اور خوشی ہے پس بزرگون کی
محبت اپنی سعادت کے بہرے کے دلمین ضرور رکھنی چاہئے
اور اونکی تعظیم شرع کے موافق بجالانی چاہئے اور اونکا
نام بجز نیکی کے یاد نہ کرنا چاہئے اگر اونکی شرف ملاقات
میسر ہو جائے تو جان و دل سے خدمت کی شرط بجالانی
چاہئے اور کوئی تحفہ و ہدیہ اونسے دریغ نہ رکھنا چاہئے
اور اگر اونکی کتابو نمین کوئی ایسی بات جو قرآن و
حدیث کے موافق نہو پائی جائے تو دفعةً اعتقاد کا مہرہ
اونکی بزرگی کے بچھونے سے چن لینا نچاہئے یعنی فوراً بد دلی
اور بد اعتقادی ظاہر نکرے کیونکہ بزرگون کی خطا
پکڑنی عین خطا ہے بلکہ اونکے کلام کی تاویل کرکے
قرآن و حدیث کے موافق کرنا چاہئے یا کلمات سکر اور
حق تعالی کی افراط محبت پہ حمل کرے اگر یہ صحاب طریقت
کا کلام ہے اور خطا فی الاجتہاد پر اطلاق کرے اگر شریعت
والون کا قول ہے کیونکہ تمام بڑے لوگون سے اجتہاد مین
خطا ہو سکتی ہے وجہ یہ کہ انبیا کے علاوہ اور کوئی بھی معصوم
نہین لیکن ایسا ہرگز نکرین کہ قرآن و حدیث کی
تاویل کرکے بزرگونکے کلام کے موافق کرنا چاہئے کسلئے
کہ اس قسم کی باتین مسلمانونکو اسلام سے خارج کر دیتی ہین اصلی
مقصود تو قرآن و حدیث ہی کی پیروی ہے **تیسری فصل**
عقیدہ مین شرک کرنیکے بیان مین اشراک فے العقیدہ یہ ہے کہ
خدا تعالی کے اوصاف در رزق و روزی و دنیا اولاد عطا کرنا اور
آسمان و زمین مین تصرف کرنا) پیر و پیغمبر جن پری شہیدون یا اور مخلوق

ثابت کنند اگرچه اندک باشد مثلاً تصرف در زمین
و آسمان پس هر که بداند که انبیا یا ملائکه یا دیگر غیر الله
را اختیار است که آب از آسمان ببارند و دانه
از زمین برآرند یا کسی را اولاد دهند یا بکشند یا
کور و کر بکنند یا ضرری دیگر برسانند یا رزق
و مال و دولت دهند پس صاحب این عقیده
مشرک است پس ندا کردن غیر الله را که فلان
حاجت من برآر کفر محض است که میفرماید
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ خاص ترا
عبادت می کنیم و خاص از تو مدد میخواهیم
بیت: من ز آدم مدد نمیخواهم * غیر حق نیست
سوی کس راهم * رسول خدا صلی الله علیه وسلم
که محض بر رهنمونی بسوی حق آمده بود بحق او
میفرماید إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ تو هدایت نمیکنی هر کرا
دوست میداری لیکن خدا هدایت میکند هر کرا
میخواهد معلوم شد که سوای او تعالی هدایت هم
بدست کسی دیگر نیست و علی هذا القیاس کدام
اولیا و انبیا و ملائکه را بروز قیامت دخل و تصرفی
نخواهد شد تا کسی را بجنت ببرند و کسی را بدوزخ
چنانچه او تعالی میفرماید يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ مالک نخواهد
شد کسی از کسی هیچ چیز حکم آنروز در دست

ثابت کرین اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس جو شخص اسبات کا
اعتقاد کرے کہ انبیا یا ملائکہ یا کوئی اور خدا کے سوا آسمان سے
پانی برسانے زمین سے دانہ نکالنے کسیکو اولاد دینے یا مار
ڈالنے یا اندھا بہرا کرنے یا دوسرے کو ضرر و نقصان پہنچانے
یا رزق مال و دولت دینے کا اختیار ہے تو ایسے عقیدہ والا
مشرک ہے پس اللہ کے سوا کسی اور کو یا نبی کو پکارنا کہ اے شخص
میری حاجت روا کر خالص کفر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنے ہم خاص تجھ کو
پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں آدمی سے مدد نہیں چاہتا
خدا کے سوا کسی کیطرف میری راہ نہیں خدا تعالی
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جنکا پایہ یہی تھا جو صرف خلق
کی ہدایت کے واسطے حق کیطرف سے آئے تھے ارشاد فرماتا ہے
کہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ یعنے تم اے محمد جسکو چاہو راہ پر نہیں لگا سکتے
لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے معلوم ہوا کہ خدا کے
سوا کسی اور شخص کے ہاتھ میں ہدایت کی باگ نہیں ہے
علی ہذا القیاس کسی نبی اور ولی اور فرشتے کو قیامت میں
کسی قسم کی تصرف اور دخل کی گنجایش نہوگی تاکہ
کسیکو جنت اور کسیکو دوزخ میں لیجائے دیکھئے حق تعالے
فرماتا ہے يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ یعنے قیامت کے دن کوئی
کسی کا کسی چیز میں مالک نہوگا اوس دن ہر چیز
کا حکم خدا ہی کے لئے ہوگا قیامت کا دن

خداست بروز قیامت مادر و پدر را اولاد را
نخواهند پرسید و اولاد روی مادر و پدر نخواهند
دید و استادان از شاگردان بیگانه خواهند
شد و پیران از پیش مریدان روانه و متبوعان
از تابعان بیزار خواهند گشت و تابعان با متبوعان
در کارزار اما حال شفاعت را باید فهمید که هر و ما
چنانکه بدنیا اکثر حال شفاعت می بینند باخرت
نیز همین قسم گمان می برند مثلاً بادشاه بدزدی
اشاره فرمود که دستش ببرند وزیر یا دیگری از
ارکان دولتش شفاعت کرد بادشاه اندیشه نمود
که اگر شفاعت شان قبول نکنم خللی بسلطنت ما بهم
رسد ناچار ملک ارادهٔ خود را بسبب شفاعت
آنها باز گردانید یا زن بادشاه رو بشفاعت
می آرد و باعث محبت آن محبوبه ملک جبر بر خود
اختیار نماید و دزد را خلاص میفرماید پس باید
اندیشید که درین اقسام رد خواهش لازم می آید
و جبر پیدا میشود بروز آخرت بحضور آن مختار
محض این معامله چگونه واقع خواهد شد که میگویید
لارادّ لقضائه بازگرداننده نیست کسی
خواهش او تعالی را اما مردمان معنی شفاعت
همین می فهمند که شخصی قصد انتقامی کند و
بسبب مانع دیگر عمل خود را نمیتواند کرد و پیش
خدا تعالی این معنی هرگز نیست شان او پاک

ایسا ہولناک ہوگا کہ ماں باپ اولاد کو نہ پوچھینگے
اور اولاد ماں باپ کا منہ نہ دیکھینگے استاد شاگردوں سے
بیگانہ ہونگے پیر مریدوں کے سامنے سے چلتے ہونگے
دنیا میں جنکی پیروی کی جاتی ہے وہ اپنے فرمانبرداروں
سے بیزار ہونگے اور فرمانبردار لوگ اون سے جنکی یہ
اطاعت کرتے تھے لڑینگے اب کچھہ شفاعت
کا حال سمجھنا چاہئے آدمی جسطرح دنیا میں اکثر اوقات
شفاعت کا حال دیکھتے ہیں اسیطرح آخرت میں بھی
شفاعت کا گمان کرتے ہیں مثلاً بادشاہ نے ایک
چور کے ہاتھ کاٹنے کا اشارہ فرمایا کہ وزیر یا ارکان
دولت میں سے کسی اور شخص نے اوسکی سفارش کی
بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر میں انکی سفارش قبول
نہیں کرتا تو میری سلطنت کو خلل عظیم پہونچتا ہے
ناچار بادشاہ نے اونکی سفارش کی وجہ سے اپنے قصد
اور ارادہ کو باز رکھا یا بادشاہ کی جورو اوسکی سفارش
کرتی ہے اور بادشاہ اوس محبوبہ کی محبت کے سبب سے اپنے جبر
اختیار کر کے چور کی رہائی کرتا ہے سو خیال کرنا چاہئے کہ ان
باتوں میں خواہش کا رد کرنا لازم آتا اور جبر پیدا ہوتا ہے
قیامت کے دن اوس قادر مختار کی جناب میں اس قسم
کا معاملہ کسطرح واقع ہوئیگا کیونکہ لوگ کہتے ہیں لاراد
لقضائہ کہ اوسکی خواہش و ارادہ کو کوئی پھیر نہیں سکتا آ
دمی شفاعت کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ ایک شخص اپنا بدلا لینا
چاہتا ہے مگر دوسرے کی ممانعت کی وجہ سے بدلہ نہیں لے سکتا

است ازین نقصان صریح دیدین مضمون را او
قرآن رومیفرماید وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ
عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا
يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ وبترسید
ازان روز که جزا نداده خواهد شد شخصی از شخصی در
هیچ چیز و قبول نکرده خواهد شد از کسی شخصی شفاعت
و گرفته نخواهد شد از شخصی بدله نه ایشان مدد کرده
خواهند شد و بعضی میگویند که این آیت و امثال
دیگران در حق کافران است باوجودیکه لفظ نکره است
که دلالت بر عموم میکند برای دفع شبه ایشان
خدا تعالی خطاب بمومنین میفرماید يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن
يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ
ای مومنان نفقه کنید از آنچه که رزق داده ام
شما را پیش از آنکه بیاید روزی که نه بیع است و در آن
روز یعنی فروختن گناه و خریدن نیکی نخواهد شد
و کسی بسبب دوستی بخشنده نخواهد شد و کسی را
شفاعت کسی نفع نخواهد کرد چرا که در قبول
شفاعت مذکوره جبر لازم می آید و معلوم
شد که این آیت در حق مومنان فرموده اند
چرا که خطاب بآنها است و شفاعت را قسمی
است دیگر که دران جبر لازم نمی آید مثال آنکه
دزدی خوشنویس را بحضرت بادشاه حاضر

سو خدا کی حضور مین یہ بات کہ محقق نہین ہے اوسکی شفاعت
تو اس قسم کی صریح نقصان سے پاک ہے چنانچہ خدا تعالی اس مضمون
کو قرآن مجید مین فرماتا ہے وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ
عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ کہ اے لوگو اوس دن سے
خوف کرو جسمین کوئی نفس کسی نفس سے کچھ بھی کفایت
نہ کریگا نہ اوسکی سفارش مقبول ہوگی نہ کسی سے بدلہ
لیا جائیگا اور نہ وہ مدد دیے جائینگے مگر بعضے آدمی
کہتے ہین کہ یہ آیت اور اس جیسی اور آیتین کافرون کے
حق مین اوتری ہین حالانکہ لفظ نکرہ آیا ہے جو عموم
و شمول پر دلالت کیا کرتا ہے پس اونکا اس شبہ کے دفعیہ
مین خدا تعالی مومنون کو خطاب فرماتا ہے کہ اے ایمان
والو جو چیز ہم نے تمکو دی ہے اوسمین سے خرچ کرو اوس دن
کے آنے سے پہلے جسمین نہ بیع ہے یعنی نہ تو گناہ بیچکر نیکی خریدی جائیگی
اور نہ کوئی شخص کسیکی دوستی کی وجہ سے بخشا جائیگا
اور نہ کسیکو کسی کی سفارش نفع دیگی کیونکہ اس قسم
کی شفاعت کو قبول کرنے مین جبر لازم آتا ہے پس
واضح ہوگیا کہ یہ آیت مسلمانون کے حق مین نازل
فرمائی ہے کیونکہ خطاب انہین سے ہوا ہے شفاعت
کی ایک دوسری قسم بھی ہے جسمین جبر لازم نہین آتا
اوسکی مثال یون سمجھنی چاہیئے کہ ایک خوشنویس
چور کو بادشاہ کے دربار مین لوگون نے
حاضر کیا بادشاہ نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا

آوردند پادشاه دست بریدنش اجازة فرموده
شخصے دیگر بحضور ملک ظاہر نمود کہ این گنہگار خط
خوش می کشد اگر دستش نه برند خوشنویس باین
مملکت باقیماند از شنیدن این خبر ارادهٔ پادشاه
خود بخود مبدل شود بغیر آنکہ کسے دیگر بروی جبر کند
بلکہ شخصے دیگر بیکے از اوصاف بیان میکند کہ شاه
از وے غافل بود خدائے عزوجل فرمود کہ این قسم شفاعت
ہم بروز قیامت واقع نخواهد شد وَيَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ
يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ
اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
وعبادت میکنند سوائے خدائے آنرا کہ نہ ضرر
میرسند ایشانرا و نہ نفع میرسانند ایشانرا
ومیگویند کہ ایشان شفاعت کنندگان ما اند
نزد خدا تعالیٰ بگو آیا آگاه خواهید کرد خدا را بآن
چیز کہ نمیداند در آسمان و نہ در زمین پاک و برتر است
خدا تعالیٰ از ان چیز کہ شریک میکنند یعنی عالم الغیب
است ہر چیز را کہ در زمین و آسمان است خوب میداند
و بندگان آفریدهٔ او ہستند نیز خوبیہا و عیبہاے
ہر بنده را خوب میداند حاجت بیان دیگران
نیست پس بہر صورت شفاعت اگرچہ جبر لازم
نمے آید از لاعلمی و نادانی آن عالم الغیب والشہادت

حکم فرمایا مگر ایک اور شخص نے بادشاہ کے حضور
مین عرض کی کہ یہ گنہگار خط خوب لکھتا ہے اگر اسکے
ہاتھ کاٹین جائین گے تو اس شہر مین خوشنویس
باقی رہے گا اس خبر کے سننے سے بادشاہ کا
ارادہ خود بخود بدون اسکے کہ کوئی اوسپر جبر
کرے بدل جاتا ہے اور کسی قسم کا جبر لازم نہین آتا اتنی بات ضرور
ہے کہ ایک شخص مجرم کے وصفون مین سے ایک ایسا وصف
بیان کرتا ہے جس سے بادشاہ غافل تھا خدا تعالیٰ
نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہماری جناب مین
اس قسم کی بھی سفارش واقع نہو گی چنانچہ فرمایا
اور خدا کے علاوہ اونکو پوجتے ہین جو انہین
نہ ضرر دیتے نہ نفع پہنچاتے ہین اور کہتے
ہین کہ یہ خدا تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت
کرنے والے ہین اے محمد تم کہدو کیا آگاہ کرتے ہو
خدا کو اوس چیز سے جسکو آسمان و زمین مین
نہین جانتا خدا تعالیٰ پاک اور بزرگ ہے اوس
چیز سے کہ شریک کرتے ہین یعنی جو چیز زمین
اور آسمان مین ہے خدا اوسے خوب جانتا ہے
کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اور بندے اوسکی مخلوق
ہین نیز وہ ہر بندہ کی بھلائی برائی خود ہی
خوب جانتا ہے اسکے سامنے دوسرون کے بیان
کرنے کی کوئی بھی حاجت نہین پس اس قسم کی شفاعت
ہین ہر چند کہ جبر لازم نہین آتا لیکن اوس عالم الغیب والشہادة

لازم می آید تعالی شانه ونیز شفاعت را طوری
است دیگر مثالش آنکه چهار دزدان بیکبار بحضرت
پادشاه گرفتار آمدند سه ازان بکار دزدی چالاک
واز غضب سلطانی بے باک بودند یکی ازان مرد بیچاره گناهگار
که اتفاقاً باغواے شیاطین باین فعل قبیح گرفتار آمده
آب از دیده همین ریزد وسر از ندامت عصیان
برنمیدارد پادشاه معلوم کرد که این بیچاره ناگهانی
باین فعل قبیح گرفتار آمده ودزدی را شعار خود مقرر
نه نموده رحمت پادشاه بسوے عفو تقصیرش
متوجه میشود اما آئین سلطنت تقاضا نمی کند
که یکے را ببخشند و دیگرانرا دست ببرند آنگاه
پادشاه خود سببے میجوید وبسوئے یکے از امراے
دولت باخفا اشاره مے فرماید که بحق فلان
روی شفاعت بیار تا به بخشم مجرد فهم این اشاره
یکے از مقربان مجلس جبین شفاعت می ساید
که این گنهگار را بجا عالیقی هست اگر از تقصیرش
درگذرند احسان بر احسان است بمعاینه این
حال ملک از انتقامش درگذشت درین صورت
شفاعت جبر بر پادشاه نیست بلکه عین رضا
وخواهش او همین بود که واقع شد پس در روز قیامت
همین صورت متحقق خواهد شد که بآن اشاره میفرماید
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ کیست
که شفاعت کند نزد خدا تعالی مگر باجازتش

کی بے علمی اور نادانی لازم آتی ہے اوسکی شان
اس سے برتر ہے) شفاعت کا ایک اور بھی طریقہ
ہے جسکی مثال یہ ہے کہ چار چور دفعۃً بادشاہ کے سامنے
گرفتار ہوکر آئے تین تو اونمین سے چوری اور عیاری
کے فن مین نہایت ہوشیار اور سلطانی غضب سے
بے باک تھے اور ایک اونمین بیچارہ گنہگار آدمی تھا جو اتفاقاً
شیطان کے مکر وفریب مین آکر اس بُرے فعل مین
مبتلا ہوگیا تھا اب بادشاہ کے حضور مین آنکھون سے
آنسو بہاتا اور گناہ کی شرمندگی سے سر اوپر نہین
اوٹھاتا ہے جب سے بادشاہ نے معلوم کرلیا کہ یہ بیچارہ
اس بُرے فعل مین ناگہان گرفتار ہوگیا ہے اُسنے چوری
کا پیشہ مقرر نہین کیا اسوقت بادشاہ کی مہربانی
گو اوسکی عفو تقصیر کیطرف متوجہ ہوتی ہے مگر سلطنت کا
قانون اسبات کو نہین چاہتا کہ ایک کو بخش دین
اور اورون کے ہاتھ کاٹین اسوقت بادشاہ خود کوئی
سبب ڈھونڈتا اور حاضرین دربار مین سے ایک شخص کیطرف
خفیہ اشارہ کرتا ہے کہ تو فلان شخص کی سفارش کر تاکہ مین
اوسے بخش دون اس اشارہ کے سمجھتے ہی مقربان مجلس
مین سے ایک شخص شفاعت کی پیشانی زمین پر گھستا ہے کہ
اس مجرم کا ہم سے تعلق ہے اگر آپ اسکی تقصیر کو معاف
فرمائین گے تو احسان آپکا ہوگا یہ حال دیکھکر
بادشاہ بدلہ لینے سے درگذر کرتا ہے پس ایسی قسم کی
شفاعت مین بادشاہ پر کوئی جبر لازم نہین آتا ہے

پس هیچ کسی را اجازتش خواهد شد سفارش را وجلوه گر
خواهد شد ونعوذ بالله اگر ارادهٔ الٰهی بانتقام کسی
متعلق خواهد شد که طاقت دارد که دم شفاعت
بزند خدائے عز وجل را راضی باید نمود که شفاعت
هم بدست او وبحقیقت شافع نیز همون ذات
پاک است بسوی همین معنی اشاره می فرماید
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا بگو اے محمد خاص
برائے خدا است شفاعت همه یعنی شفاعت
هم بدست کسی دیگر نیست اینست حال شفاعت
که بسیارے از نادان حقیقتش نمے فهمند و
طاعت غیر را از طاعت خدا تعالی زیاده تر
میدانند پس هیچ یکے را از انبیا و اولیا قادر
بر نفع و ضرر رسانیدن در دین و دنیا ندانند همین
معنی ازین آیه مقصود است قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا
مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ بگو اے محمد صلی الله علیه وآله وسلم
که نمی توانم برائے خود نفع وضرر رسانیدن
مگر آنچه که خدا خواسته است واگر من دانستمے
علم غیب را هر آئینه بسیار جمع کردمے از جنس منفعت
و نرسیدے مرا هیچ سختی نیستم من مگر آنکه بیم کننده
و مژده دهنده برائے گروهیکه یقین میدارند

بلکہ اوسکی رضا اور خواہش اسمین تھی جو واقع ہوا
سو قیامت کے دن شفاعت کی یہ ہی صورت متحقق
ہوگی جسکی طرف یون اشارہ فرماتے ہین مَنْ
ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کہ کون شخص ہے
جو خدا تعالی کے پاس سفارش کرے مگر اوسکی اجازت
کے ساتھ پس جس شخص کے حق مین اوسکی اجازت
ہوگی اوسکی سفارش جلوہ گر ہوگی اور اگر عیاذًا باللہ
ارادہ الٰہی کسی کے بدلا لینے پر متعلق ہوگا تو کسکو
طاقت ہوگی جو اوسکی حضور مین شفاعت کا دم
مارے پس خدا تعالی کو راضی کرنا چاہیے جسکے ہاتھ
مین شفاعت کی باگ ہے اور درحقیقت سفارش
کرنے والے بھی وہی پاک اور بے پروا ذات ہے چنانچہ
اسی معنی کیطرف اشارہ فرماتے ہین قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
جَمِیْعًا کہ اے محمد تم کہہ دو کہ خاص خدا ہی کے واسطے ہے
سفارش ہے یعنی شفاعت بھی کسی دوسرے کے ہاتھ مین
نہین ہے یہ شفاعت کا حال ہے جسکی حقیقت سے ناسمجھ
اکثر نادان لوگ ناواقف ہین اور غیر خدا کی فرمانبرداری کو خدا کی فرمانبرداری
سے زیادہ تر جانتے ہین پس مسلمان کو چاہیے کہ پیغمبر
اور ولیون مین سے کسیکو بھی دین و دنیا کے نفع وضرر پہنچانے
پر قادر نہ سمجھے چنانچہ یہی معنی اس آیت سے مقصود ہین
قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ
وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا
مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

حاصل آنست کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
باوجودیکہ رسول اند طاقت ندارند کہ منفعتے
بجان خود برسانند و ضرر را از خود باز دارند و نیز حق تعالی
فرمود کہ بگو ای محمد کہ من علم غیب ہرگز نمیدانم این مخصوص جناب خدا
است اگر من دانستمی علم غیب را پس منفعت بسیار جمع کردے
و ہیچ ضرر بمن نرسیدے مثلاً اگر دانستمی کہ اسپ
من فردا خواہد مرد بدست کافرے فروختمی و اگر
دانستمی کہ بروز جنگ احد شکست خواہد شد
آنروز جنگ نکردمی ما را چندانکہ شمایان میدانید
کہ پیغمبر ہرگاہ کہ یاد میکنیم میشنود و ہر چیز آیندہ یا غایب
از نظر را میداند غلط محض است من ازین قسم
نیستم کار من ترسانیدن از عقوبت الٰہی و
مژدہ دادن از نعمتہائے غیر متناہی است
فقط آنکسان را کہ سخن ما باور میدارند کس
نمیداند کہ پس پشت ما چیست و شام چہ
ظاہر خواہد شد و نیز بایۂ دیگر میفرماید وَلَا
يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ
و احاطہ نمی کنند مردمان ہیچ چیز کہ در علم خدا
است مگر ہمان قدر کہ خدا خواست معلوم
شد کہ ہر چہ در علم پروردگار ہست غایب از نظر
بندہ ہست ہیچ چیز ازان بندہ را معلوم نمیشود
مگر ہر قدر کہ خدا خواہد ہمانقدر علم میدہد پس
این ہم باختیار خدا است نہ باختیار بندہ تا ہر چہ

کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی لئے نفع
و ضرر پہنچانیکی طاقت نہیں رکھتا مگر جو خدا نے چاہا اور اگر میں
علم غیب جانتا تو منفعت کی جنس سے بہت کچھ جمع کر لیتا
اور مجھکو کوئی سختی نہ پہنچتی میرا کام بجز اسکے اور کچھ نہیں
کہ میں ڈرانیوالا اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں انکو
خوشی سنانیوالا ہوں اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ خدا کے رسول ہیں مگر تب بھی
اپنی جان کو نفع پہنچانے اور ضرر سے باز رکھنے کی طاقت نہیں
رکھتے نیز حق تعالی فرماتا ہے کہ ای محمد تم کہدو میں ہرگز علم
غیب نہیں جانتا یہ محض خدا کا خاصہ ہے اگر میں علم غیب جانتا
تو بہت سی بھلائیان جمع کر لیتا اور مجھکو کوئی بھی نقصان
نہ پہنچتا مثلاً اگر میں جانتا کہ کل میرا گھوڑا مر جائیگا
تو آج کسی کافر کے ہاتھ بیچ ڈالتا اور اگر مجھے علم ہوتا کہ جنگ
احد میں شکست ہوگی تو اوس روز جنگ نہ کرتا تم
جو ہمارے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہو کہ جسوقت ہم اپنے پیغمبر
کو یاد کرتے ہیں وہ سن لیتا ہے اور ہر آنیوالی چیز کو یا جو
نظر سے غائب ہے اوسے خوب جانتا ہے محض غلط اور بیہودہ ہے
میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں میرا کام تو عذاب الٰہی
سے ڈرانا اور غیر متناہی نعمتون کی خوشخبری سنانا ہے اور
یہ بھی صرف انہیں لوگوں کو جو ہماری باتوں پر یقین
رکھتے ہیں کوئی اتنا بھی نہیں جانتا کہ ہماری پیٹھ پیچھے
کیا ہے اور شام کو کیا ظاہر ہوگا نیز دوسری آیت میں
فرماتا ہے لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ کہ آدمی

بخواہد بفہمد **فصل چہارم** دربیان شرک
فی العبادات باید فہمید کہ تعظیمانیکہ برای حق تعالیٰ
مقرر کردہ اند آنرا عبادت میگویند اگر آن تعظیم را
شارع مقرر فرمودہ واگر جماعت دیگر مقرر کردہ
باشد ملحق بعبادت می نامند پس تعظیمیکہ
خدا تعالیٰ را بجا می آرند بمخلوق نباید کرد
کہ میفرماید وَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پس مگردانید برائے خدا
تعالیٰ ہمسران در عمل باوجودیکہ شما میدانید
کہ کسے ہمسر او تعالیٰ نیست یعنی شمایان
در عقیدہ خود کسی را برابر مرتبہ خدا نمیدانید
لیکن در تعظیمات برابر میکنید از وقت آدم
تا این دم باین طور کافرے پیدا نشدہ کہ دو
خدا گفتہ باشد یا کسے مخلوق را در مرتبہ برابر خدا تعالیٰ
دانستہ باشد در علم خود لیکن ہمین قدر میدانستند
کہ بزرگان را بسبب قرب در کارخانہ الٰہی دخلے است
وبسبب کثرت ریاضت اندکے از صفات
باری تعالیٰ در ایشان پیدا گشتہ مثلاً پروردگار
اگر بیشماران پیدا نتواند کرد این بزرگان
اگر خواہند یک دو شخص را پسر بخشند واگر پروردگار
تمام عالم زمین را مشرق و مغرب تواند کرد این
بزرگان کسے را کہ بخدمت شان بے ادبی کند
البتہ چیزے ضرر رسانیدن بتوانند چون باعتقاد

خدا کے علم میں سے کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر اوسی قدر
کہ خدا نے چاہا معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کے علم میں ہے وہ
بندہ کی نظر سے غائب ہے اور اوسمین سے بندہ کو کچھ بھی
معلوم نہیں ہو سکتا ہاں جسقدر خدا چاہتا ہے اوتنا
علم دیدیتا ہے پس یہ بھی خدا کے اختیار میں ہے نہ بندہ کے
اختیار میں کہ جو چاہے سمجھ لے **چوتھی فصل** عبادت میں
شرک کرنیکے بیان میں سمجھنا چاہیے کہ جو بزرگی اور تعظیم
حق تعالیٰ کے واسطے مقرر کی ہے اوسے **عبادت** کہتے
ہین اگر یہ تعظیم شارع نے مقرر فرمائی ہے اور اگر کسی اور
جماعت نے مقرر کی ہے تو اوسکا ملحق بعبادت نام رکھتے
ہین پس جو تعظیم کہ خاص خدا تعالیٰ کے واسطے بجا لاتے ہین وہ
مخلوق کو کرنی نہ چاہیے کیونکہ فرماتے ہین وَلَا تَجْعَلُوْا
لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی خدا تعالیٰ کے لئے
کسی کام میں ہمسر نہ بناؤ باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ خدا کا کوئی
ہمسر نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ اے لوگو تم اپنے عقیدہ
مین خدا کے مرتبہ کے برابر کسی اور کو نہیں جانتے ہو پر تعظیم
و بزرگی میں اوسکی برابر اوروں کی بھی کرتے ہو آدم
علیہ السلام سے لیکر اوسوقت تک کوئی کافر ایسا
پیدا نہیں ہوا جسنے دو خدا کہے ہوں یا اپنے علم و عقائد
مین کسی مخلوق کو خدا کی برابر مرتبہ میں جانا ہو مگر
اسقدر جانتے تھے کہ بزرگون کو تقرب کی وجہ سے خدا کے
کارخانہ میں کچھ دخل ہے اور کثرت ریاضت کی وجہ سے
خدا کی صفات میں سے کچھ کچھ اونمین بھی پیدا ہو گئی ہیں مثلاً

مردمان این ظن فاسد مستقر شده است ہمین
سبب تعظیمات بزرگان خارج از حد بجا می آرند
و در تحصیل رضای ایشان بسیار سعی مینمایند و ہمین است
شرک باللہ کہ آنرا مردود کرده اند اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ
بیشک خدا تعالیٰ نمی بخشد آنرا کہ شریک کند بخدا
و می بخشد کمتر ازین ہر کس را کہ میخواہد ہر کہ تعظیم خدا
دیگری را شریک کند باید کہ دست افسوس بر سر
زند و امید نجات آخرت از دل رہا سازد
تعظیماتیکہ در شرع برائے خداست یعنی
عبادت ہرچند کہ بسیار است اما دو چار از ان
بیان میکنم تا دیگر ان از روے قیاس نمایند
از انجملہ است ارکان صلوٰۃ کہ برای دیگران
نباید کرد کسیکہ غیر اللہ را سجده کند کافر گردد کہ
میفرماید وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ
اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ وسجده کنید برای
خدا کہ پیدا کرده است آنہارا کہ ہستید شما کہ
ہمون خدارا عبادت می کنید وَارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ و رکوع کنید با رکوع کنندگان
ہر کہ پیش غیر خدا رکوع کرد یعنی بصفت رکوع
قدر تعظیما خم کرد بشرک افتاد وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
قٰنِتِيْنَ و ایستاده شوید برای خدا فرمان بردار
یعنی دست بستہ و با ادب برپا استادن

خدا تعالیٰ اگر بیشمار آدمی پیدا کرسکتا ہی تو یہ بزرگ اگر چاہین
تو ایک دو آدمیونکو فرزند بخشش سکتے ہین اور اگر خدا تعالیٰ
سارے جہان کو عذاب قہر مین مبتلا کرسکتا ہی یہ بزرگ
اوس شخص کو جو انکی خدمت مین بے ادبی کرے بالفرض
کوئی نہ کوئی ضرر پہنچا سکتے ہین چونکہ آدمیونکو اعتقاد بزرگون
کا یہ فاسد خیال خوب مستحکم اور مضبوط ہوگیا ہی اسیواسطے وہ بزرگون
کی بزرگیان حد سے زیادہ بجا لاتے ہین اور اونکی رضامندی
حاصل کرنے مین بہت کوشش کیا کرتے ہین پس اسی کو
شرک باللہ کہتے ہین جسکا قرآن مین رد ہوا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ
یعنی جو شخص خدا کے ساتھ شریک کرتا ہی خدا تعالیٰ اوسکی
بخشش نہین کرتا اور اوسکے علاوہ جسے چاہتا ہی بخش
دیتا ہی پس جو شخص خدا کی بزرگی مین اورون کو شریک
کرے اوسے افسوس کے ہاتھ سے سر پیٹنا اور اخروی نجات کے
ہوس دل سے نکال ڈالنی چاہیئے شرع شریف مین جو بزرگیان
خدا کے لئے ہین یعنی عبادت ہرچند کہ وہ بیشمار ہین مگر ہم
اون مین سے دو چار بیان کرتا ہون تا کہ اورون کو
اونپر قیاس کرلین منجملہ اونکی نماز کے ارکان ہین جو
دوسرونکے لئے کرنے نچاہئین مثلا جو شخص خدا کے علاوہ کسی
کو سجدہ کریگا کافر ہوگا کیونکہ فرماتے ہین وَاسْجُدُوْا
لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ یعنی
خدا ہی کو سجدہ کرو جسنے تمام چیزون کو پیدا کیا اگر تم خدا
ہی کی عبادت کرتے ہو اور فرمایا وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

پیش غیر خدا شرک است وحیث ما کنتم
فولوا وجوهکم شطره وهر جا که باشید
پس بگردانید روئے خود را بطرف خانہ کعبہ
پس وقت عبادت روی گردانیدن ومتوجه شدن
بسوئے قبر بزرگان تعظیما سوائی بیت اللہ
شرک است وہمچنین ست دعا کردن از غیر اللہ
کہ می فرماید ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ
من لا یستجیب لہ الی یوم القیامة وهم عن
دعائهم غافلون کدام گمراه تراست از آن
کسانیکہ ندا می کنند سوائے خدا آن شخص را
کہ قبول نخواہد کرد او را و آنہا کہ از ندا کردنش
غافلاند یعنے ازین قوم زیاده تر گمراہی
نیست کہ مردگان یا دیگر غیر اللہ را ندا می کنند
و ایشان ہرگز جواب این گمراہان نمی دہند
میدانند کہ ایشان می شنوند بلکہ ایشان
بیخبراند از ندا کردن و فریاد برآوردن این
گمراہان مردانیکہ میگویند یا رسول اللہ و یا علی
و یا غوث الاعظم و یا حسنین و یا فاطمہ و ای خواجہ
و یا پیر احوال خود را ازین آیہ کریمہ ملاحظہ
فرمایند انک لا تسمع الموتی ولا تسمع
الصم الدعاء بیشک تو شنوانی کنی مرده را
و شنوانی کنی کر را یعنے در باب شنیدن مرده
و کر برابر است وما انت بمسمع من فی القبور

یعنی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو پس جسنے غیر خدا کو سامنے
رکوع کیا یعنی رکوع کیطرح تعظیم کی جہت سے قد کو خم کیا وہ
ضرور شرک کے گڑھے میں پڑا اور فرمایا وقوموا للہ
قانتین کھڑے رہو خدا کے لئے فرمانبردار پس کسیکے سامنے
ہاتھ باندھکر پانو کو بل باادب کھڑا ہونا شرک ہے اور فرمایا
وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره یعنی جہاں
کہیں تم ہو تو اپنے مونہوں کو خانہ کعبہ کیطرف پھیرو
پس عبادت کے وقت بیت اللہ کے علاوہ بزرگوں
کی قبر کیطرف تعظیما متوجہ ہونا اور منہ کرنا شرک ہے
اور اسیطرح غیر خدا سے دعا مانگنا بھی شرک ہے جیسا کہ ارشاد
ہوتا ہے ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا
یستجیب لہ الی یوم القیامة وهم عن دعائهم
غافلون یعنی کون گمراہ زیادہ ہے اوس شخص سے کہ خدا
کو چھوڑ کر ایسے شخص سے دعا مانگتا ہے جو قیامت تک
اوسکی دعا قبول نہ کریگا دفعہ یہ کہ وہ اُنکی دعا سے محض بے خبر
ہیں پس مطلب یہ ہے کہ اس قوم سے زیادہ تر گمراہ کوئی قوم
نہیں ہے جو مُردوں یا کسی اور کو خدا کے سوا ندا کرتے
ہیں اور وہ اُن گمراہوں کو ہرگز جواب نہیں دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے
جانتے ہیں کہ وہ سن رہے ہیں حالانکہ وہ ان گمراہوں
کی دعا مانگنے اور فریاد چلانے سے محض بے خبر ہیں جو آدمی
کہ یا رسول اللہ اور یا علی اور یا غوث الاعظم اور یا حسنین
اور یا فاطمہ اور ای خواجہ اور ای پیر کہا کرتے ہیں اپنے
احوال کا اس آیہ کریمہ کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں کہ

یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنوا
کنندہ آن شخص را کہ در قبر ست و قرآن
شریف را اگر برائے خدا خوانند عبادت
است و اگر برائے رضامندی و تقرب
غیر اللہ بخوانند شرک است روزہ کہ از
اعظم عبادت است اگر برائے غیر اللہ
گیرند خواہ تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر
مطلق خواہند شد ارکان حج کہ از اعظم
عبادت است اگر بجائے دیگر ادا نماید کفر است
صریح باید کہ گرد قبرے یا خانہ سوائے خانہ
کعبہ نگردند کہ میفرماید وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ باید کہ طواف کنند باین خانہ قدیم
و درمیان دو مکان سوای صفا و مروہ نباید
دوید و جانوری را سوائے خدا تعالی برائے
دیگر ذبح نباید کرد ہمچنین است سر تراشیدن
و صورت زایران نمودن و دیگر ارکان حج
نیز برین قیاس باید کرد و بہترین طاعات
زکوۃ است و انفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس
و یا طعام اگر بنام مردگان و نیاز بزرگان یا
جن و پری و ملائکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک
است و خوردن آن طعام ناجایز قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ حرام

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ یعنی
تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو سنا سکتے ہو
نہ بہروں کو یعنی سننے کی حقیقت میں مردہ اور بہرہ برابر ہے
وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ اور نہ تم ان لوگوں
کو سنا سکتے ہو جو قبروں میں ہیں اسیطرح قرآن مجید
محض خدا کے واسطے پڑھنا عبادت ہے اور غیر خدا کی رضامندی
اور تقرب کے واسطے پڑھنا شرک روزہ جو ساری عبادتوں
سے بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کے واسطے رکھیں خواہ سارا
روزہ یا آدھا کافر مطلق ہونگے اسیطرح حج جو تمام عبادتوں
سے فضل ہے اگر کسی اور کے واسطے ادا کریگا صریح کفر میں
مبتلا ہوگا خانہ کعبہ کے علاوہ کسی قبر یا گھر کے گرد گھومنا
نہ چاہیے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ یعنی اسی قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے اور صفا
مروہ کے سوا کسی مکان میں دوڑنا نچاہیے اور جانور
خدا تعالی کے علاوہ کسی اور کے لیے ذبح نکرنا چاہیے
اسیطرح سر منڈانا اور زیارت کرنے والوں جیسی صورت بنانا نچاہیے
اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کرسکتے ہیں اور تمام
بندگیوں میں بہتر بندگی زکوۃ اور خدا کی راہ میں مال
صرف کرنا ہے پس اگر کوئی نقد و جنس یا کھانا مردوں کے
نام یا بزرگوں کی نیاز یا جن پری اور فرشتے یا خدا
کے سوا کسی اور کے واسطے ہو تو شرک ہے اور اسکا کھانا ناجائز
اللہ تعالی فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ یعنی تم پر مردہ

کرده شد بر شمایان مرده و خون و گوشت خوک
و هر چیز که آواز کرده شد برای غیر خدا بآن چیز مثالش
آنکه در حضور پادشاه رعیتی نذر پیش غلام پادشاه برد
باآنکه پادشاه خود معبود هست پس لابد آن رعیت
بمعرض عتاب سلطانی همی افتد و نذر ششں را
نیز بر خاک ذلت می اندازد و اگر آن غلام قبول
کرده باشد آنهم بمحل غضب در آید و اگر انکار کرده
باشد نقصان باو نمیرسد پس آن نذر را که
بر خاک ذلت افتاده است شخصے دیگر قصد
گرفتن نماید لابد بمقام غضب سلطانی در آید
پس ظاهر شد با وجود حاضر بودن آن ملک
حقیقی اگر نقدے یا طعامے نذر غیر الله نماید
گرفتن و خوردن آن نا جایز بود درین جزو زمان
اکثر مردمان قرآن برای تقرب مردگان میخوانند
و طعام نذر بزرگان میدهند و نقد بنام غیر الله
میدهند چنانکه این جمله عبادات موحدان محض
برائے خدا می کنند چون مردمان سوال
مے کنند که چرا مرتکب این امر شرک عظیم میشوید
عوام الناس جوابهاے بیهوده و کلمات جهالت
بر زبان می آرند و مے گویند بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا
عَلَيْهِ آبَاءَنَا کلام شما قبول نکنیم بلکه عمل میکنیم
و پیروی مینمائیم آن چیز را که جمیع یافته ایم بران پدران
خود را یعنے از گفته شما سوم جد و پدر نمیگذاریم

اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر خدا کا نام پکارا
جاوے حرام ہے اسکی مثال یون سمجھئے کہ کوئی رعیت
بادشاہ کے سامنے اوسکی غلام کے پاس نذر لے گیا باوجودیکہ
بادشاہ خود معبود ہے پس ایسے وقت بالضرور وہ
شخص غضب سلطانی کے محل مین پڑیگا اور بادشاہ
اوسکی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا پھر اگر یہ
نذر غلام نے قبول کر لی ہو تو وہ بھی محل غضب بادشاہی
ہوگا البتہ اگر غلام نے اوس کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے
تو اوسکو کوئی نقصان نہ پہنچیگا پھر اوس نذر کو جو ذلت
کی خاک پر پڑی ہوئی ہے اگر کوئی اور لینے کا ارادہ
کریگا تو وہ بھی ضرور بادشاہی غضب مین گرفتار ہوگا پس
معلوم ہوا کہ باوجود ہونے اوس حقیقی بادشاہ کے اگر کوئی نقد یا
کھانا غیر خدا کی نذر کرے اوس کا لینا اور کھانا بالکل ناجائز
ہے اس اخیر زمانہ مین اکثر آدمی مُردون کی قربت واسطے
قرآن پڑھتے اور کھانا بزرگون کی نذر دیتے ہین اور
نقدی غیر خدا کے نام پر صرف کرتے ہین جیسا کہ موحد لوگ
یہ سب عبادتین محض خدا کے واسطے کرتے ہین جب آدمی اونسے
سوال کرتے ہین کہ تم اس شرک عظیم کو کیون مرتکب ہوتے ہو تو
عوام الناس تو بیہودہ جواب دیتے اور جہالت بھرے کلمے زبان
پر لا کر کہتے ہین بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ہم تمہارا
کہنا نہ مانینگے بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنے باپ دادا کو جمع
پایا ہے اوسی پر عمل کرین گے اور اوسکی پیروی بجا
لاوینگے یعنی تمہارے کہنے سے ہم اپنے باپ دادا کی رسم نہ چھوڑینگے

مردمانیکه سابق مرتکب این امور شده اند هیچ مصلحتی فهمیده باشند بجواب ایشان خدای عزوجل مے فرماید اَوَلَوْ کَانَ آبَاؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ یعنی اگر آبای شما باشند که فهم نمیکردند چیزی را و هدایت نیافته باشند بسوی توحید چه جای تعجب است یعنی فقط رواج آباء شما برای محمود بودن آن عمل دلیل نیست تعجب نکنید در گمراهی پدران خود اگرچه بظاهر دلق در بر داشته باشند و بعضے مردمان که روز چند کتاب بینی کرده اند حیلها شرعی اظهار مینمایند که ما قرآن برای بزرگان نمیخوانیم و طعام بنام غیر الله نمیدهیم و جانور برای بزرگان ذبح نمے کنیم بلکه این امور حسنه محض برای خدا میکنیم و ثوابش به بزرگان مے بخشیم تامل نیک باید نمود که ایشان حیله گران اند اگر برای خدا میکنند چرا تخصیص ماه مے نمایند مثل محرم و ربیع الثانی و جمادی الاول و شعبان و غیره و چرا تخصیص طعامهای مرغوب بزرگان مے نمایند مثل پلاؤ و مالیده و غیره و حصه یاموال خود چرا مقرر مے کنند که او را قبل از ایام مقرره اندک هم لله صرف نمے کنند و جانوریکه ذبح مے کنند چرا بر وے نشان مے بندند و پیش قبور مے برند این همه شرک خالص است

آخر پہلے لوگ جو اس کام کو کر گئے ہیں اونہون نے بھی تو ہمیں کچھ نہ کوئی مصلحت سمجھی ہوگی اون کے جواب میں خدا تعالی فرماتا ہے وَلَوْ کَانَ آبَاؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ کہ اے محمد تم ان سے کہدو بھلا اگر تمہارے باپ دادا کسی بات کو سمجھتے ہوں اور توحید کیطرف راہ یاب نہوں تو کیا تعجب کی بات ہے یعنی صرف تمہارے باپ دادا کی رسم و رواج اس کام کو پسندیدہ ہونے کی دلیل نہیں ہے اپنے باپ دادا کی گمراہی میں تعجب نہ کرو اگرچہ بظاہر گدڑی پوش بھی ہوں اور بعضے آدمی چند دن کتابوں کا مطالعہ کر کے شرعی حیلہ ظاہر کرنے لگتے ہیں کہ ہم قرآن بزرگوں کے لئے نہیں پڑھتے غیر خدا کے نام پر کھانا نہیں دیتے بزرگوں کے واسطے جانور ذبح نہیں کرتے بلکہ یہ سب نیک کام محض خدا کے واسطے کرتے اور اوسکا ثواب بزرگوں کو بخشتے ہیں غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ حیلہ گر نہیں تو اور کون ہیں بھلا اگر خدا کے واسطے کرتے ہیں تو مہینہ کی تخصیص جیسے محرم میران جی مدار شب برات وغیرہ کی کیوں کرتے ہیں اور جو کھانے اون بزرگوں کو مرغوب ہوتے ہیں جیسے پلاؤ مالیدہ وغیرہ کو کیوں خاص کرتے ہیں اور اپنے مالوں میں حصہ کیوں مقرر کرتے ہیں کہ ایام مقررہ سے پہلے کچھ بھی صرف نہیں کرتے اور جس جانور کو ذبح کرتے ہیں اوسپر کیوں نشان لگاتے اور قبروں کو سامنے لیجاتے ہیں یہ سب باتیں خالص شرک کی ہیں

کہ شیطان بحیلہ و فریب بخشیدن ثواب دل
آنہا انداختہ است بسبب اینکہ آن ملعون
بحضور پروردگار وعدہ کردہ است قال
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا
وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا گفت شیطان
از خدای عزوجل کہ بیشک خواہم گرفت از بندگان
تو حصۂ مقرر کردہ شدہ و بیشک گمراہ خواہم کرد
آنہا را و بہ تحقیق آرزوے باطل در دل آنہا
خواہم انداخت و بیشک حکم خواہم کرد ایشان
را پس بشگافند گوشہائے چارپایان
را و ہر آئینہ حکم خواہم کرد پس باید کہ متغیر کنند
خلق خدا را و ہر کسیکہ بگیرد شیطان را دوست
سوای خدا پس بیشک در نقصانے افتاد
نقصانے ظاہر یعنے شیطان وعدہ کردہ
است کہ از بندگان تو حصۂ مقرر خواہم کرد
باینطور کہ ہر سال در دو صد روپیہ اینقدر نیاز
غیر اللہ بدہند یا ہر سال اینقدر غلہ بنام فلان
بزرگ جدا نمایند و آرزوئے باطل در دل آنہا
انداختہ است مثلا این مضمون کہ ہر شخص
نیاز این بزرگان ادا خواہد کرد ضرور این

کہ شیطان نے حیلہ اور فریب سے اون کے دلون مین
ثواب کا بخشنا اور اوسکا عمل کرنا ڈالدیا ہے کیونکہ وہ
ملعون خدا کے سامنے وعدہ کرچکا ہے قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ
لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ
الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُّبِيْنًا خداتعالی کے حضور مین شیطان بولا کہ
بلاشبہ مین تیرے بندون سے ایک مقرر و معین حصہ لونگا
اور بیشک مین اونھین گمراہ کرونگا اور اون کے
دلون مین جھوٹی آرزوئین ڈالونگا اور مین اونھین
جانورون کے کان پھاڑنے کا حکم کرونگا مین اونھین
حکم کرونگا وہ خدا کی پیدایش کو بدل ڈالین گے
خداتعالی فرماتا ہے جو شخص خدا کے سوا شیطان
کو دوست رکھے گا بلاشبہ وہ صریح اور
ظاہر نقصان مین پڑیگا یعنے شیطان نے
وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے بندون سے
باین طور حصہ مقرر کرونگا کہ ہر برس دو سو روپیہ مین
سے اسقدر خدا کے غیر کی نیاز چڑھائین یا ہر برس
اتنا غلہ فلان بزرگ کے نام پر علیحدہ کرین اور
اون کے دلون مین باطل آرزوئین ڈالین
مثلا یہ مضمون سمجھا یا ہے کہ جو شخص ان بزرگون
کی نیاز ادا کرے گا تو یہ بزرگ اوسکی ضرور

بزرگان شفاعت کرده بجنت خواهند برد
وحکم مے کنند تا خلقت خدائے را متغیر
مے کنند باینطور که خود را خواجه سرا
کنند یا ریشہا رخود را بتراشند یا بطور دیگر
خود را منقلب کنند نعوذ باللہ منہا این
ہمہ مکر شیطان است که بتقریب ثواب
بخشیدن بخاطر مردمان شرک مے اندازد و
وعدہ ہائے خود را ایفا مے نماید و اگر
از مردمان ثواب ختم قرآن طلب نمایند
به بخشیدنش تامل نمے کنند و اگر یک روپیہ
بخواہند ہزار حیلہ درمیان آرند پس ثواب
آخرت در دل اینہا قدر و وقارے ندارد
که بے تکلف بدیگران مے بخشند بحدیث
مذکور ہست که بروز قیامت شخصے را نیکی
وبدی بمیزان عدالت برابر خواہد شد حکم
خواہند کرد که یک عمل خیر دیگر بیار تا نیکی تو
زیادہ شود و مستحق جنت شوی پیش ہر یک
عزیز دست التجا دراز خواہد کرد ما در و پدر و زن
و فرزند به بخشیدن یک عمل خیر اعراض خواہند
نمود امروز چه بے باکی ہست که بخشیدن
ہزارہا عمل خیر دریغ نمے کنند مگر قدر اعمال
و خوف آخرت ندارند و اعمال را بس
خفیف و سبک مے انگارند و حقیقت ثواب

شفاعت کرکے جنت بہیں داخل کرینگے
نیز شیطان حکم کرتا ہے کہ لوگ خدا کی سدا نکتی کو
اسیطرح بدل ڈالتے ہیں کہ اپنے کو خواجہ سرا بنا لیتے ہین
یا داڑیون کو منڈوا لیتے یا کسی اور طرح اپنی شکل
پلٹ لیتے ہیں نعوذ باللہ منہا پس یہ شیطان
کے داؤ ہیں اور ثواب عطا کرنیکے تقریب سے
آدمیون کے دلون ہین شرک ڈالتا اور اپنے
وعدون کے پورا کرنے ہین کوشش کرتا
ہے دیکھئے اگر آدمیون سے قرآن مجید کے
ختم کا ثواب طلب کرتے ہین تو اسکو دینے
ہین کچھ بھی تامل نہین کرتے اور ایک روپیہ
مانگئے پر ہزارون حیلے پیدا کرتے ہین پس
ان لوگون کے دلون ہین آخرت کا ثواب کوبھی
وقعت قدر نہین رکھتا کیونکہ بے تکلف اوروں کو بخشدیتے
ہین ایک حدیث ہین آیا ہے کہ قیامت کے دن
ایک شخص کی نیکی اور بدی میزان عدالت ہین
برابر اوترینگی حکم ہوگا کہ ایک بھلائی اور لے آ
تاکہ تیری نیکی زیادہ ہوجائے اور جنت کا مستحق ہو
پس یہ شخص ہر ایک عزیز کے آگے التجا کا ہاتھ پھیلائیگا
مگر مان باپ اور جورو بچے ایک بھلائی تک دینے ہین انکار
کرینگے غرضکہ ایک نیکی ڈھونڈے نہ ملیگی آج کیا شوخ چشمی
اور بیخوفی ہے کہ ہزارون نیکیوں کے بخشنے ہین بھی دریغ
نہین کرتے مگر بات یہ ہے کہ یہ لوگ اعمال کی قدر اور آخرت

بخشیدن باید فهمید که نزد بعضے علما ثواب
از بخشیدن دیگر بدیگر نمیرسد بدلیل قوله تعالیٰ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ خاص
برائے اوست هرچه کسب کرده است و
بر وست هرچه کسب کرد و نیز از بسیارے
از آیات و احادیث بر همین معنی دلالت
میدارد و نیز مخالف قیاس است که هنوز
قبولیت و عدم قبولیت عمل بجناب پروردگار
ظاهر نشده و جزا در دست این شخص موجود
نیست بدیگران چه مے بخشد و نزد بعضے
علما مثل ابو حنیفه رحمة الله علیه ثواب
اعمال بدنی مثل نماز و روزه وغیره بدیگران
نمیرسد و ثواب عبادت مالی مثل طعام خورانیدن
و چاه کندیدن و پل بستن لله از بخشیدن
مردمان بدیگران میرسد قیاس برینکه جمله
علما متفق اند که اداے دین دیگران بعذا
آخرت برائے مردگان رہائے میشود
و نقل است که از پیغمبر خدا صلے الله علیه وآله وسلم
یارے پرسید که مادرم مرده است میخواهم
که چیزے بکنم که بکارش آید حضرت بکندن
چاهے اشاره فرمود اما جمله اهل علم متفق اند
براینکه بخشیدن اعمال بدیگران بسیار و متواتر
اصحاب منقول نیست باوجودیکه از یادران

کا خوف نہیں رکھتی بلکہ اعمال کو نہایت خفیف اور
ہلکا جانتی ہیں اب ثواب کے بخشنے کی حقیقت سمجھنی چاہیے بعضی
علما کہتے ہیں کہ ایک شخص کا ثواب دوسرے شخص
کو نہیں پہونچتا اور اسپر دلیل خدا تعالیٰ کا قول
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ہے یعنے ہر ایک کے
لیے اوسی چیز کا نفع ہے جو اوسنے کمایا اور خاص اوسی کا
ذمہ ہے جو اوسنے حاصل کیا علاوہ اسکے اور بہت سی
آیات و احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہیں اور
قیاس کے مخالف بھی ہے کہ ابھی تک جناب الٰہی
میں عمل کا قبول ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہیں ہوا اور
جزا اس شخص کے ہاتھ میں نہیں ہے تو دوسرں کو
کیا بخش سکتا ہے اور بعض علما جیسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک بدنی اعمال کا ثواب جیسے نماز روزہ
وغیرہ دوسروں کو نہیں پہونچتا ہاں عبادت مالی
کا ثواب جیسے کھانا کھلانا کنواں کھودانا
پل بنوانا جو محض خدا کے واسطے آدمیوں کے بخشنے سے
دوسرں کو بھی ثواب باین قیاس پہونچتا ہے کہ تمام
علما متفق ہیں کہ قرضداروں کے قرض ادا کرنیسے مردوں
کے عذاب آخرت سے رہائی ہوتی ہے اور منقول ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا
کہ میری ماں مر گئی ہے میں اوسکے لیے کوئی ایسی چیز
کرنا چاہتا ہوں جو اوس کے کام آئے حضرت نے
کنواں کھودنے کا اشارہ فرمایا لیکن تمام اہل علم

وپدران وبزرگان محبت بسیار میداشتند و
حقوق آنها خوب شناختند چندانکه مایان
نمی شناسیم ثابت نیست که اکثر این عمل بفعل
آورده باشند چنانکه باین جزو زمان بکثرت
می کنند و علما جمله متفق اند برانیکه در بخشیدن
اعمال بمردگان اگر هست نفع قلیل است
اگر شخصی بزندگانی خود یک پول بدهد
بهتر ازان است که پس از وی لکه پول بدهند
اگر شخصی تمام عمر خود را بتحصیل دنیا برباد
داده باشد و یک عمل خیر نکرده و خدای
او از وی راضی نشده ممکن نیست که بعد از
مردنش اعمال خیر پس وی روانه کنند و
او را از عذاب آخرت خلاص نمایند بلبل
شیرازی همین نغمه سرا ید بیت برگ
عیش بگور خویش فرست * کس نیارد زکس تو
پیش فرست * علاوه ازین اینست که بخشیدن
ثواب اعمال اگرچه درست است لیکن موجب
شرک است بسبب اینکه عوام الناس فرق
نمی کنند در اینکه ثواب عبادات به بزرگان
می بخشیم یا خود عبادت برای تقرب بزرگان
و رضاء ایشان میکنیم آخر عبادات بنام
غیر الله می کنند و مشرک میشوند پس درین
زمان که کثرت اعمال شرک است خواص را

اس بات پر متفق ہین کہ اپنے کامونکا اور انکو ثواب بخشنا
بہت سی متواتر صحابیون سی منقول نہین ہے باوجود یکہ
وہ حضرات مان باپون اور بزرگون سی اس درجہ
محبت کرتے تہے اور اون کے حقوق اسقدر پہچانتے
تہے جس قدر کہ ہم نہین پہچانتے مگر اس فعل کا
عمل مین لانا اکثر حضرات سے ثابت نہین ہوا جیسا
اس زمانہ کے لوگ اس فعل کو بکثرت کیا کرتے ہین نیز
ساری علما کا اتفاق ہے کہ مردون کو اعمال کا ثواب
بخشنے مین اگر نفع ہے بھی تو بہت تہوڑا ہے اگر کوئی
آدمی اپنی زندگی مین ایک پیسہ خرچ کرے تو اوسکے
پیچہے لاکہ پیسون کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اسیطرح
اگر کسی آدمی نے اپنی ساری عمر کو دنیا کے حاصل کرنے
مین ضایع اور برباد کر ڈالا اور کوئی بھی بہلا
کام نہ کیا جسکی وجہ سے خدا اوس سے ناراض ہے
تو ممکن نہین کہ اوسکے مرنے کے پیچہے اور لوگ اعمال
خیر بجا لاوین اور وہ اوسکو آخرت عذاب سے چہڑا لین بلبل
شیرازی یون نغمہ سرا ہوتا ہے * سامان عیش
اپنی قبر مین آپ بہیج * کیونکہ کوئی کسی کے کام
نہین آتا ہے تو آپ مرنے سے پہلے بہیج * اسکے علاوہ
یہ بات بہی ہے کہ اگرچہ اعمال کا ثواب مردونکا بخشنا درست
ہے لیکن شرک کا موجب بہی ہے کیونکہ عوام الناس تمیز
نہین کرتے کہ ہم ان عبادتون کا ثواب بزرگون کو
بخشتے ہین یا خود بزرگون کی قربت و رضامندی

باید کہ ازین چنین اعمال تغافل و چشم پوشی
نمایند تا در شرک بستہ شود و ثابت است کہ
بخشیدن ضرور نیست و اگر گمان فایدہ است
نیز بسیار قلیل چہ ضرور است کہ بار تکاب
امثال این امور در شرک بکشایند و بگمان فایدۂ
قلیل ہزارہا مومن را راہ جہنم پیمایند از دیدن
قبور موت خود بیاد می آید و دنیا سرا بے
نماید با این ہمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
و آلہ و صحابہ و من تبعہم اجمعین اولاً ہمہ کسان را منع
فرمود کہ کسے قبر را نہ بیند و پیشش نرود بجہت
اینکہ مردمان تعظیمات قبور از حد زیادہ بجا
مے آوردند چون ایام جاہلیت رفت و مردمان
موحدان شدند و تعظیمات قبور موقوف
کردند مردان را بدیدن قبور اجازت مثلاً
زنان را ہنوز منع ہست کہ زنان ناقص العقل
میشوند ضرور بالضرور تعظیم خلاف شرع یا
نوحہ خواہند کرد و بحق زن نوحہ کنندہ در روز حشر
وعید عذاب آخرت وارد شدہ ہست و اگر
شخصے را منظور باشد کہ فائدہ ارواح انبیاء و اولیاء
و پیران و مجتہدان یا مادر و پدر برسد طریقش
ازین بہتر نیست کہ محض خالصاً للہ اعمال خیر و
عبادات ادا نماید بدل و جان مطیع فرمان الٰہی
گردد و ثواب عبادات بکسے نہ بخشد بلکہ خود ہم

کو واسطے عبادت کرتے ہیں پھر رہی انجام کار غیر خدا کی نام
کی عبادت کرنے لگتے اور مشرک بنجاتے ہیں چونکہ اس
زمانہ میں اعمال شرک کی کثرت ہے لہذا عام لوگوں کو
مناسب ہے کہ اس قسم کے کاموں سے غفلت و چشم پوشی
کریں تاکہ شرک کا دروازہ بند ہوجائے اور یہ بات
ثابت ہوچکی ہے کہ اپنے اعمال غیر کو بخشنے ضروری نہیں
اگر اسمیں فائدہ خیال کیا جاسکتا ہے تو بہت ہی تھوڑا
پس ان جیسے کاموں سے شرک کا دروازہ کھولنا کیا
ضرور ہے اور تھوڑے سے فائدہ کے خیال پر ہزاروں
مسلمانوں کو دوزخ کا رستہ دکھانے سے کیا فائدہ
ہے قبروں کو دیکھنے سے ہرچند کہ اپنی موت یاد آتی اور دنیا
سراب معلوم ہوتی ہے مگر پھر بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پہلے پہل سب کو منع فرمایا کہ کوئی شخص
قبر کی زیارت نکرے اور اوسکے سامنے جاکر کھڑا نہ ہو صرف
اس واسطے کہ اس زمانہ کے آدمی قبروں کی تعظیمیں حد سے
زیادہ بجالاتے تھے لیکن جب جاہلیت کا زمانہ گذر گیا
اور موحد آدمی پیدا ہوے اور قبروں کی تعظیمیں
موقوف کردیں تب صرف مردوں ہی کو قبروں کی زیارت
کی اجازت ہوئی پر عورتوں کو وہی ممانعت باقی
رہی وجہ یہ کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں وہ قبروں پر
جاکر ضرور بالضرور کوئی خلاف شرع تعظیم یا نوحہ
کرینگی اور نوحہ کرنے والی عورت کے حق میں وعید عذاب
آخرت وارد ہوئی ہے اگر کسی شخص کو منظور ہو

نخواهد بدل اینقدر دارد که برائے رضامندی
وخوشنودی مالک خود این کار کرده ایم و مزد
درکار نداریم بلکه رحمت وعنایتش برائے بخشایش
مایان کفایت میکند چنانچه خواجه حافظ رحمة الله
تعالی علیه میفرماید **بیت** تو بندگی چو گدایان
بشرط مزد مکن ٭ که خواجه خود روش بنده پروری
داند ٭ خدا تعالی این مومن را اجر بسیار خواهد
داد و نیز بذوی الحقوقش ثواب خواهد رسانید
که باحادیث صحیح آمده است که ثواب اعمال
اولاد بآبا و اجداد بغیر از بخشیدن میرسد و
ثواب عامل نیز کم نمیشود و بهمین طور ثواب
اعمال شاگردان باستادان علم ظاهری یعنی
علماء و مجتهدین و استادان علم باطنی یعنی
پیران طریقت برسد مناسب است که آدم
مطیع پروردگار شود چون خدا تعالی ازین
بنده راضی خواهد شد و مقبول بارگاه خود کرد
از احوال ذوالحقوق این بنده که دلش برائے
بخشایش وے متعلق است غفلت کلی نخواهد
کرد **فصل پنجم** در بیان ملحق بعبادت باید دانست
که سوائے شارع علیه الصلوة والسلام اقوام
دیگر تعظیماتیکه برائے خدا مقرر نموده اند اگر
شخصے آنرا تعظیما پیش غیر الله ادا نماید مشرک
میشود چراکه این همه ملحق بعبادت اند مثلاً شخصی

کہ ہم سے انبیا اور اولیا یا پیرون یا مجتہدون یا ان باپ
کسی قسم کا فائدہ پہنچے تو اوسے اس طریقہ سے بہتر اور کوئی
طریقہ نہیں کہ محض خالص خدا کے واسطے پہلے کام اور عبادت
بجا لاوے اور دل و جان سے فرمان الٰہی کا مطیع ہو کر عبادت اور
کا ثواب کسیکو نہ بخشے بلکہ خود بھی اونکا ثواب پہنچا ہے یا ان
دلمین صرف اسقدر خیال کرے کہ ہم نے محض اپنے مالک کی
رضامندی اور خوشنودی کے واسطے یہ کام کیا ہے اسکی مزدوری
اور اُجرت ہمین درکار نہین بلکہ اوسکی رحمت و عنایت
ہماری بخشش کے واسطے کافی ہے جیسا کہ خواجہ حافظ رحمة اللہ
فرماتے ہین ٭ تو گدا اونکی طرح مزدوری کی شرط پر بندگی
نہ کر کیونکہ سردار بندہ پروری کا طریقہ آپ جانتا ہے
اس طریق پر خدا تعالی اس مسلمان کو بہت سا اجر دیگا
اور اوسکے حقدارون کو بھی ثواب پہنچائیگا کیونکہ صحیح
حدیث مین آیا ہے کہ اولاد کے عملونکا ثواب باپ دادا کو
بدون بخشے پہنچتا ہے اور کرنیوالیکا ثواب بھی کم
نہین ہوتا اسیطرح شاگردون کے عملونکا ثواب علم
ظاہری کے اوستادون یعنی عالمون او مجتہدون
اور علم باطنی کے مرشدون یعنی پیران طریقت کو پہنچتا
ہے پس مناسب ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کا فرمانبردار
ہو کیونکہ جب خدا تعالی اس بندہ سے راضی ہوگا اور
اپنی بارگاہ کا مقبول بنائیگا تو اس بندہ کے حقدارون
کے احوال سے کہ اسکا دل اونکی بخشایش کے ساتھ متعلق ہے
بالکل غفلت نہ کریگا **پانچوین فصل** اون چیزون کے

پیش بزرگی یا قبرے بیک پا استاده شود
یا سر خود را زیر کند و پائے خود را بالا کشد
بشرک جلی گرفتار خواہد شد یا تعظیمے جدید اختراع
نماید کہ سوائے خدائے لایق قدر بزرگان نیست
البتہ مشرک خواہد شد چنانکہ مردمان بسوئے
قبور قدمے چند میپرند و باز ایستاده میشوند
و کج شده باز پس مے آیند و بطرف آن
قبر پشت نمیکنند بلکہ بطرف پشت گامے
نہند و باز آیند و امثال این ہم برین قیاس
باید کرد بعضے مردمان میگویند کہ مایان بزرگان
را شریک خدا نمیدانیم و حل مشکلات از ایشان
نمیخواہیم بلکہ ایشان مقربان بارگاہ الہی ہستند
ہم و سیلہ از خدا خواہند کرد باعث ہمین ست
کہ تعظیمات ایشان زیاده از حد بجاے آریم
بجواب ایشان حق سبحانہ و تعالیٰ میفرماید
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ آنانکہ دوست گرفتہ اند
بجز خدا گفتند کہ عبادت نمیکنیم ایشان را
مگر برائے اینکہ نزدیک کنند مایان را بسوئے
خدا در مرتبہ قرب ہر آئینہ خدا حکم میکند میان
ایشان در آنچہ در آن اختلاف داشتند ہر آئینہ خدا راه نمی نماید

بیان ہین جو عبارات کہ مشابہ ہین جاننا چاہیے کہ شارع
علیہ السلام کے علاوه اور لوگون نے جو تعظیمین خدا کے واسطے مقرر
کی ہین اگر کوئی شخص او نہین غیر خدا کے ساتھ تعظیماً بجا
لائیگا مشرک ہوگا کیونکہ عبادات کے مشابہ ہین مثلاً کوئی
شخص کسی بزرگ یا قبر کے آگے ایک پانون کے بل کہڑا ہوگا
یا سر نیچے اور پانون اوپر کریگا شرک جلی مین گرفتار ہوگا
یا کوئی ایسی نئی تعظیم پیدا کرے جو خدا کے علاوه بزرگون
کی قدر کے لایق نہو تو بھی مشرک ہوگا جیسا کہ بعض
آدمی قبرونکی طرف چند قدم چلتے پھر ٹھہرتے اور ٹیڑہے ہو کر واپس
آتے ہین اور اوس قبر کی طرف پیٹھ نہین کرتے بلکہ
پچھلے قدم ہٹکر آتے ہین اسیطرح ان جیسے اور کامون
کو اسپر قیاس کرنا چاہیے بعضے آدمی کہنے لگتے ہین کہ ہم
بزرگون کو خدا کا شریک نہین جانتے اور نہ اون سے
مشکل کشائی کی خواستگار ہوتے ہین بلکہ وہ لوگ چونکہ
دربار الہی کے مقرب ہین تو ہم کو بھی خدا سے قریب کرینگے اسیواسطے
سے ہم اونکی تعظیم حد سے زیاده بجا لاتے ہین حق تعالیٰ اونکے
جواب مین فرماتا ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ
مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ جو لوگ خدا کے علاوه اور
لوگون کو دوست رکھتے ہین کہتے ہین ہم انکو صرف
اسواسطے پوجتے ہین کہ یہ ہمکو مرتبہ قرب مین خدا کی
طرف نزدیک کردینگے خدا تعالیٰ انمین حکم کرتا ہے

کسے راکہ دروغ گوئی کافرست یعنی درمیان
موحدان و مشرکان اختلاف ہست موحدان
میگویند کہ این اعمال شرکست از خدا
دور مے افگند و مشرکان میگویند کہ این
تعظیمات بزرگان موجب قرب خدا است
خداوند تعالی فرمود کہ ما حکم مے کنیم درمیان
اختلاف شمایان و قول فیصل میگوئیم مشرکان
کاذب اند در قول خود کہ میگویند کہ ما تعظیم و
عبادت بزرگان نمی کنیم مگر برائے اینکہ
مارا از خدا قریب مے کنند بلکہ عبادت بزرگان
برائے دفع بلا اینما بندہ بزرگان را قادر بر رفع حوائج
میدانند و غیر اللہ را دوست داشتن و عبادتش
کردن آدم را کافر مے کند چگونہ موجب قرب
الٰہی خواہد شود و ہدایت بدست خدا است
و او تعالی ہدایت نخواہد کرد این مشرکان دروغ
گوئی راکہ میگویند قریب کردن از خدا تعالی
باختیار بزرگانست اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ
مَنْ اَحْبَبْتَ را فراموش مے کنند

فصل ششم دربیان اشراک فی العادت

باید دانست کہ موحدان را عادت دیگر
مے باشد و مشرکان را دیگر موحدان در
نشستن و برخواستن و بہ پہلو گردیدن
نام خدا لے بیاد مے آرند یعنی یا اللہ

جس چیز مین کہ یہ اختلاف کرتے ہین البتہ خدا راستہ
پر نہین لگاتا اوس شخص کو کہ جھوٹا اور کافر
ہے یعنے موحدون اور مشرکون مین اختلاف
ہے موحد کہتے ہین کہ یہ اعمال شرکیہ ہین خدا
سے دوری پیدا کرتے ہین مشرک کہتے ہین کہ یہ
بزرگون کی تعظیمین خدا کی قربت کا موجب ہین خدا
تعالی نے فرمایا کہ ہم تمہارے اختلاف مین صاف
حکم اور فیصل قول بیان کرتے ہین کہ مشرک اپنے
قول مین محض جھوٹے ہین اگرچہ بظاہر کہتے ہین
کہ ہم بزرگون کی تعظیم و عبادت صرف اسواسطے کرتے
ہین کہ وہ ہم کو خدا سے قریب کر دینگے مگر درحقیقت بلا
کسی فیصلہ کے اسلئے بزرگون کو عبادت کرتے ہین اور
حاجتون کے پورا کرنے پر اونہین قادر جانتے ہین حالانکہ غیر
خدا کو دوست رکھنا اور اوسکی عبادت کرنا آدمی
کا کافر بنا دیتا ہے کیونکر قرب الٰہی کا موجب ہوگا
حالانکہ ہدایت خدا کی ہاتھ مین ہے اور حق تعالی
ان جھوٹے مشرکون کو جو کہتے ہین کہ خدا تعالی اسے
نزدیک کرنا بزرگون کے اختیار مین ہے راہ پر نہین
لگاتا یہ سمجھتے آیہ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ بھول گئے ہین

چھٹی فصل عادت مین شرک کرنے کی بیان مین

جاننا چاہیئے کہ موحدون کی اور عادت اور مشرکون کی
اور عادت ہوا کرتی ہے موحد بیٹھتے اوٹھتے کروٹ

ویارب ویاکریم وامثال این الفاظ مے
گویند چنانکه حکم ست فَاذْكُرُوا اللهَ
قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ یاد آرید
نام خدا را در نشستن و برخاستن و بر پہلوہا
خود و بعضے مردمان عکس این آیه یا پیر
یا خواجه یا علی مے گویند مومن را ازین حذر
واجب است و قول خود را موکد بقسم کردن
از عادی ضروری انسان است لایق
سوگند ہمون ذات پاک است که سوگند
دلالت بر اعلی مرتبہ تعظیم ومحبت و حاضر
وناظر بودن خدا مے کند این معنی لایق
بزرگان نیست و اطفال خود را بنامی مشہور
نباید کرد که در وشرک لازم آید مثل عبدالرسول
وبندہ علی وغلام غوث بروز قیامت روبروی
آن شہنشاہ چون ندا کردہ خواہد شد که بیارید
بندہ علی صاحب این اسم چہ شرمساری با خواہد
کشید و عزیزان را وقت رخصت نباید گفت
که بفلان بزرگ سپردم بلکه مثل این کلمه بزبان
آرند که خدایا رتو باد و نگہدار عزوجل سپردم
که حافظ وناصر از اسماء الہی است وقتیکه آب
سرد بیاشامند ویا غذای لطیف خورند
ویا باد خوش وزند ویا بوی خوش از گل ریحان
بدماغ آید شکر خالق آن نعمت بجا باید آورد و یاد

لیتے خدا کا نام لیا کرنے یعنی یا خدا یا رب یا کریم
اور ان جیسے الفاظ کہتے ہین جیسا کہ اونہون خود حکم
فرمایا ہے فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى
جُنُوبِكُمْ کہ خدا کو اوٹھتے بیٹھتے اور کروٹون کے
بل یاد کرو مگر بعضے آدمی اسکے برعکس یا پیر یا خواجہ
یا علی کہتے ہین مومن کو ان باتون سے پرہیز کرنا
واجب ہے اور چونکہ انسان کی ضروری عادت ہے
کہ وہ اپنے قول کو قسم کے ساتھ موکد کیا کرتا ہے
تو قسم کے لائق وہی پاک ذات ہے کیونکہ قسم کھانا
خدا کی اعلی مرتبہ اور تعظیم ومحبت اور اسکو حاضر ناظر ہونے پر
دلالت کرتا ہے یہ معنی بزرگون کے لایق نہین
ہین اور اپنے بچون کے نام ایسے نام سے مشہور نکرنا
چاہیے جس مین شرک لازم آتا ہے جیسے عبدالرسول
بندہ علی وغیرہ ۔ ۔ ۔ قیامت کے
دن جب اوس شہنشاہ کے سامنے ندا کیجائیگی
کہ بندہ علی کو حاضر کرو تو اوسوقت اس نام
والے کو کیسی شرمندگی حاصل ہوگی اسیطرح
اپنے عزیزون کو رخصت کرنیکے وقت یون کہنا
نچاہیے کہ تمہین فلان بزرگ کو سونپا بلکہ یہ کلمہ زبان سے
لائے کہ خدا تیرا مددگار ہے اور تجھے خدا کو سونپا
وجہ یہ کہ حافظ وناصر خدا کے نامون مین سے دو نام
ہین علی ہذا القیاس جب ٹھنڈا پانی پیئین یا لطیف
غذا کھائین یا عمدہ ہوا چلے یا گل وریحان کی خوشبو

دیگران نباید کرد بے انصافی محض است
کہ منعم حقیقی را کہ آن نعمتہائے پیدا کردہ و
بخشیدہ اوست فراموش کنیم و نام غیر اللہ بر
زبان آریم بیت اے چہ نیکیہا کہ با من کردۂ
با ہزاران نازہا پروردۂ باد آن لعین از نعمت
محروم باد کان بیارد نام غیرت را بیاد

فصل ہفتم در بیان بت پرستی باید فہمید کہ
اگرچہ در لغت بت پرستی صورت پرستی را
گویند اما در شرع معنی دیگر دارد یعنی تراشیدۂ
دست خود را پرستیدن موقوف بر تصویر
نیست ندیدۂ کہ نصاریٰ تصویر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام را از دست خود مے تراشند
و پرستش مے کنند پس اگر تصویر بزرگان
بسازند و تعظیمانش بجا آرند و یا نقل تربت
حضرت حسین علیہ السلام یا نشانی بسازند
و نام بزرگان منسوب کنند از اقسام بت پرستی
باشند و نشان قدم بر سنگی منقش کردن و آنرا
نقش قدم جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم قرار دادہ تعظیمانش بجا
آوردن بر ہمین قیاس باید کرد و از ہمین
اقسام باشد پرستش قبرہا و آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بر کسانیکہ چراغ بر قبور برند
لعنت فرمودہ است و بناء مکانات بر قبور

سے دماغ معطر ہو ان نعمتوں کو پیدا کرنیوالیکا شکر
بجالانا چاہئے کہ شوقت اوروں کو یاد کرنا چاہئے
بڑی بے انصافی کی بات ہے حقیقی منعم کو جسنے یہ نعمتیں پیدا
کر کو بخشی ہیں بھولتے اور اوسکے غیر کا نام زبان پر
لاتے ہیں اے وہ پاک ذات کہ کس قدر نیکیاں
میرے ساتھ تو نے کی ہیں ہزاروں ناز سے پالا ہے وہ مردود
تیری نعمت سے محروم رہے جو تیرے غیر کا نام یاد کرتا
ہے **ساتوین فصل** بت پرستی کے بیان میں جاننا
چاہئے اگرچہ لغت میں صورت پرستی کو بت پرستی
کہتے ہیں لیکن شرع میں اسکے اور معنی ہیں یعنی اپنے
ہاتھ کی تراشی ہوئی چیز کو پوجنا پس بت پرستی تصویر
ہی پر موقوف نہیں ہے دیکھئے نصاری حضرت
عیسے علیہ السلام کی تصویر ہاتھ سے گھڑ کر پرستش کرتے
ہیں پس اگر بزرگوں کی تصویریں بنا کر اونکی تعظیم
بجالائیں یا حضرت امام حسین کی تربت کی نقل یا کوئی
نشان بنا کر بزرگوں کی طرف منسوب کریں یہ سب
بت پرستی کی قسمیں ہیں اور کسی پتھر پر قدم کا نشان
منقش کرنا اور اوسے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا نقش قدم قرار دیکر اوسکی تعظیم بجالانے کو اسی پر
قیاس کرنا چاہئے اور انہیں قسموں میں قبروں کی
پرستش بھی داخل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں
پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے اور قبروں پر
مکان بنانے اور اونہیں اینٹ سے پختہ

ساختن وبخشت پخته بستن و از جص سفید کردن واز گچ محکم ساختنش را منع فرموده وموجبش ہمین است کہ تزئین قبور باعث شرک میشود واسراف مال است آنچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ را درباب قبور ارشاد فرمودہ بودند باحادیث صحیحہ وارد است وبہمہ کس معلوم ومسلم احتیاج تصریحش نیست تعظیمات درختان ومکانات سوائے مسجد بجا آوردن رانیز بر ہمین قیاس نمائی نشنیدہ کہ نزاد درخت بیعت الرضوان شدہ بود عمر رضی اللہ عنہ آنرا از بیخ برکندید کہ مبادا تعظیما تش بجا آرند وبدریای شرک مستغرق شوند واللہ تعالی اعلم بالصواب فقط

کرنے اور چونے سے سفید کرنے اور گچ سے مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ قبور کی زینت شرک کا باعث اور اصراف مال کی وجہ ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا وہ صحیح حدیثوں مین وارد ہے اور سب لوگون کو معلوم اور مسلم اوس کی تصریح کی چندان ضرورت نہین نیز مسجد کے علاوہ درختون اور مکانون کی تعظیم بجا لانے کو اسی پر قیاس کیجیے کیا آپ نے نہین سُنا کہ جب بیعت رضوان کا درخت زیارت گاہ ہو گیا تو حضرت عمر رضی نے یا بیخ جڑ اوسے جڑ سے اوکھیڑ ڈالا کہ مبادا لوگ اسکی تعظیم بجا لائین اور شرک کے دریا مین ڈوب جائین واللہ اعلم بالصواب

ابیات

فرمود رسول آشکارا
من نیز برادرم شمارا
ہرگز نہ عباد تم نمائید
نہ غوث وقطب وانبیارا
من مشکل خود نمے کشایم
بر غیر مرا کجاست یارا
طاقت نبود سوائے ایزد
درویش وفقیر واولیارا

ابیات

آیا ہے حدیث مین بہ ظاہر
بھائی سمجھو تم مُجھ کو
ہرگز نہ کرو میری پرستش
پوجو نہ ولی نہ انبیا کو
کھلتے نہین مُجھسے میرے عقدے
دیجائے مدد جو ما سوا کو
طاقت یہ نہین سوا خدا کے
درویش وفقیر واولیا کو

کار صلحا دعاست لیکن
تبدیل نمی کنند قضا را
جز حق نبود که دست گیرد
مسکین و غریب بے نوا را
مخصوص بحق بود عبادت
با بندہ بس است شرک ندا را
غیر از در شاہ بندہ پرور
پیش کہ بریم التجا را
ہم درد تو دادہ خدایا
ہم از تو طلب کنم دوا را
تو مشکل دشمنان کشائی
تا چند گذاری آشنا را
جز ذات خدا بہ پیش دیگر
ہرگز نہ برید ماجرا را
تو بندۂ بندگان چرائی
بگذاشتی در خدا را
حاجت طلبی بغیر مولا
عیب است غلام باوفا را
ہر کس کہ شریک با خدا کرد
در دوزخ نار ساخت جا را
از شرک گریز صد منازل
تو نار سقر مکن گوارا
فرمود خدا کہ مردہ وگر
نشنید ہے زکس ندا را

نیکو نکا دعا ہے کام لیکن
کر سکتے نہیں بدل قضا کو
جز حق نملا کہیں سہارا
مسکین و غریب و بینوا کو
اللہ کی بندگی ہے مخصوص
تم چھوڑ دو غیر کی ندا کو
دروازہ کو چھوڑ کر خدا کے
لیجائیں کہاں ہم التجا کو
بھیجا ہے مرض الٰہی تو نے
ہیں تجھ سے طلب کروں دوا کو
تو دشمنوں کی مدد کرے جب
محروم رکھیگا آشنا کو ؟
جز ذات خدا کسیکے آگے
لیجاؤ کبھی نہ تم دعا کو
کیوں بندۂ بندگان بنا ہے
چھوڑا ہے عبث در خدا کو
حاجت طلبی سوائے مولا
ہے عیب غلام باوفا کو
جسنے کہ کیا شریک حق کا
دیکھے گا عذاب ہاویا کو
تو شرک سے بھاگ منزلوں دور
دوزخ کی نہ سر پہ لے بلا کو
قرآن میں صریح ہے کہ مردے
سنتے ہی نہیں کبھی ندا کو

فریاد کنید آن خدارا	فریاد کرو اُسی خدا سے
کان مے شنود ز تو شمارا	سنتا ہے ہمیشہ جو دعا کو
تابوت و نشان و قبر و نیزہ	تابوت و نشان سب ہین پتھر
این جملہ بمثل سنگ خارا	کیا دفع کرین کسی بلا کو
در قبر بود سوال اعمال	پوچھین گے لحد بیچ حال اعمال
پرسند نہ حال کربلا را	کب چھیڑین گے ذکر کربلا کو
عالم بنماز و روزہ مغرور	کس کام کا ہے نماز و روزہ
شرک و کفرش گرفت پارا	جب سجدہ کروگے ماسوا کو
مغرور شدی بنقش دیوار	ہے تجھکو تو عشق نقش دیوار
ملحوظ نمے کنی بنا را	کچھ دیکھ تزلزل بنا کو
صد حیف کہ عالمان این عہد	افسوس کہ اس صدی کے عالم
کردند شعار خود دغا را	لے بیٹھے ہین شیوۂ دغا کو
قرآن و حدیث را بپوشند	قرآن و حدیث کو چھپا کر
تبدیل کنند مدعا را	ظاہر کرتے ہین مدعا کو
مشرک شدہ زاہد و مشائخ	مشرک ہین وہ زاہد و مشائخ
گیرند برائے زر ریا را	کرتے ہین پسند جو ریا کو
گویند یکیست مرشد و حق	مرشد کو خدا سمجھ رہے ہین
باید کہ کنید سجدہ مارا	بھولے ہوئے ہین یہ سب خدا کو
اے مومن پاک دین مسلمان	اے مومن پاک دین مسلمان
گر خواستی رہ رضا را	گر چاہتا ہے رہ رضا کو
قرآن و حدیث را بسر نہ	قرآن و حدیث رکھلے سر پر
بگذار کلام ماسوا را	اور چھوڑ کلام ماسوا کو

تمت

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

ایسی نایاب کتاب ناظرین نے کبھی دیکھی تو کیا سُنی بھی نہو گی۔ جسکو فاضل متبحر عبید اللہ بن عبد العلی القریشی الہاشمی اساتذہ علامۂ خلف نے عربی میں تصنیف کیا ہی۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت عرق ریزی کی ہی اولاً خلفائے اربعہ کے فضائل و مناقب میں وہ مستند حدیثیں لکھی ہیں جو بڑے متبحر عالموں کی بھی زیر مطالعہ نہ آئی ہونگی اور خوبی یہ ہے کہ جن کتابوں سے احادیث کو اخذ کیا ہی انکا نام بھی درج کر دیا ہی۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرکے ضمناً مخالفوں کے اُن پیچ اعتراضوں کے جواب جو اُنہوں نے اپنی کج فہمی سے جناب خلافت مآب پر کئے ہیں نہایت بسط کے ساتھ دیئے ہیں اسیطرح باقی خلفائے ثلاثہ کے مناقب بترتیب مذکورہ بیان ہوئے ہیں۔ ثانیاً عشرہ مبشرہ کے محامد۔ ازواج مطہرات کے فضائل علیحدہ علیحدہ اس خوبی سے درج کئے ہیں کہ گویا جملہ کتب احادیث کی ایک مختصر سے فہرست حاوی جملہ مطالب ہی۔ ثالثاً اہلبیت کے ستودہ خصائل حضرات حسنین برگزیدہ فضائل بیان کرکے کتاب کو ختم کر دیا ہی۔ سچ تو یہ ہی کہ دریا کو کوزہ میں بند کرنا اسی کا نام ہی ہر چند یہ بے مثال نافعہ ایک بڑی عمدہ کتاب تھی۔ مگر منتہیوں کے لئے۔ اسی لئے ہمنے بنظر رفاہ عام نہایت جانفشانی سے اردو سلیس بامحاورہ ترجمہ کرایا اور عربی اردو ایسے حواشی جو مبتدیوں ہی کو نہیں بلکہ منتہیوں کے لئے بھی بکار آمد اور مفید ہیں زائد کئے۔ سب سے زائد خوبی یہ ہی کہ اسکا ایک کالم عربی دوسرا اردو جس میں اسکا پورا پورا ترجمہ صفحہ بصفحہ ہی۔ اسیطرح عربی کی حواشی ایک حواشی پر اور اردو کے دوسرے حاشیہ پر بڑی خوبی اور زینت کے ساتھ لکھے گئے ہیں اسکے ترجمہ اور حواشی کی پوری توصیف اسکے دیکھنے پر موقوف ہے ہم کو زائد لکھنے کی کچھ حاجت نہیں ہاں اتنا عرض کرنا ضرور ہی کہ اصل کتاب متن متین کی مانند اور اسکا ترجمہ ایک بیسود مطالب خیز شرح ہی۔ اسکی بڑی بڑی مشکل احادیث کی ترجمے ایسی حسن اسلوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں کہ کم استعداد آدمی بھی بدون فکر سمجھ سکتا ہی اور اوق مضمون کا منہ بسہولت ذہن نشین ہو سکتا ہی۔ اس نایاب کتاب کی عمدگی بڑے بڑے محققین کی تقریظیں ثابت کر رہی ہیں۔ غرضکہ یہ کتاب بہمہ صفت موصوف ہی اور ہماری غرض صرف آپکی ایک نظر انصاف پر موقوف ہے ایک جلد ضرور منگا کر دیکھیں۔ قیمت فی جلد بذریعہ ویلیو پی ایبل ۱۲؍

دیوان لطیف ۔ مجموعۂ خیالات لطیف مولانا مولوی محمد عبد اللطیف صاحب لطیف تخلص کا دیوان لطیف یعنی دیوان لطیف دو حصہ ہدیۂ لطیف اور تحفۂ لطیف ہی ایک تو کلام ملیح دوسرے نعت شریف ہمنے دیوان لطف بھی دیکھا ہی مگر دیوان لطیف کا لطف ہی نیا ہی نعت میں ایسا معجز کلام مولانا لطیف کی

سعادت الکونین

فی فضائل الحسنین

اعلان

بہ خاص و عام کو اطلاع دیجاتی

ہے کہ اس کتاب مسمی بہ تحفۃ الموحدین کے

جملہ حقوق تصنیف و تالیف ہمیشہ کیلئے مشتہر کے نام محفوظ

ہیں اور مشتہر نے بموجب قانون بست و ہفتم ۱۸۴۷ء درج فہرست رجسٹری

گورنمنٹ انڈیا بھی کرادیا ہے - لہذا بخدمت جملہ اہل مطابع و تاجران کتب

وغیرہ التماس ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کے جز یا کل کے چھاپنے

کے مجاز نہیں جبتک کہ میری تحریری اجازت حاصل نہ کرلیں

ہاں جسقدر جلدیں مطلوب ہوں مشتہر سے طلب فرمائیں

بامید نفع نقصان نہ اٹھائیں

المشتہر

مرزا محمد عبدالغفار بیگ مہتمم

اکمل الاخبار دہلی